﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤتِيهِ مَن يَّشَآء☆﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

قائم مقام مدیر اعلیٰ :—منیرالدین شمس

جلد۶ جمعۃ المبارک ۱۷ر دسمبر ۱۹۹۹ء شمارہ ۵۱

۸ رمضان المبارک ۱۴۲۰ ہجری ☆ ۱۷ فتح ۱۳۷۸ ہجری شمسی

نماز تہجد کا التزام

حضرت بلالؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”تمہیں نماز تہجد کا التزام کرنا چاہئے کیونکہ یہ گزشتہ صالحین کا طریقہ رہا ہے اور قیام اللیل یقیناً قرب الٰہی کا ذریعہ ہے اور گناہوں سے روکتا ہے اور برائیوں کو ختم کرتا ہے اور جسمانی بیماریوں سے بچاتا ہے۔

(ترمذی ابواب الدعوات)

درس قرآن کریم۔رمضان المبارک ۱۹۹۹ء

مسجد فضل لندن میں درس قرآن کریم کا آغاز

لندن (۱۱ر دسمبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں درس قرآن کریم دیا جو ایم ٹی اے پر سیٹلائٹ کی وساطت سے دنیا کے مختلف حصوں میں براہ راست دیکھا اور سنا گیا۔ ماہ رمضان المبارک میں حضور انور انشاء اللہ العزیز درس قرآن کریم جمعۃ المبارک کے روز کے علاوہ روزانہ صبح سوا گیارہ بجے سے ساڑھے بارہ بجے بعد دوپہر تک مسجد فضل لندن میں دیتے ہیں۔ اس بارہ میں کوشش ہوگی کہ قارئین الفضل انٹرنیشنل کو مختصراً اس کے اہم نکات سے اپنے الفاظ میں آگاہ کیا جائے۔

انگلستان میں ماہ رمضان المبارک گزشتہ روز یعنی ۱۰ر دسمبر بروز جمعۃ المبارک شروع ہوا تھا۔ آج بروز ہفتہ حضور انور ایدہ اللہ نے درس قرآن کریم کا آغاز فرماتے ہوئے سورۃ المائدہ کی پہلی چار آیات کی تلاوت اور ترجمہ کرنے کے علاوہ مختلف مفسرین کی تفاسیر کو مدنظر رکھتے ہوئے تفسیر بیان فرمائی۔

سورۃ المائدہ کے تعارف کے سلسلہ میں حضور نے فرمایا کہ یاد رکھنا چاہئے کہ مدنی اور مکی سورتوں کے بارہ میں یہ ضروری نہیں کہ آنحضور ﷺ کا وہاں قیام ضروری تھا جہاں آیت کا نزول ہوا اور اس کے مطابق وہ مدنی یا مکی کہلائیں گی بلکہ جو سورتیں ہجرت مدینہ سے قبل نازل ہوئیں وہ مکی کہلاتی ہیں اور جو اس کے بعد نازل ہوئیں وہ مدنی کہلاتی ہیں۔

ابو میسرہ نے کہا ہے کہ سورۃ المائدہ آخر میں نازل ہونے والی سورۃ ہے۔ اس لئے اس کا کوئی حصہ منسوخ نہیں اور اس میں اٹھارہ فرائض بیان ہوئے ہیں جو کسی اور سورۃ میں نہیں۔ علامہ قرطبی کے نزدیک ”اس میں ایک انیسواں حکم بھی ہے اور وہ ”اذا نادیتم الی الصلوٰۃ ......“(المائدہ ۵۹) ہے۔ قرآن کریم میں صرف اسی سورۃ میں ہی عام نمازوں کے لئے اذان کا ذکر ہے جبکہ سورۃ الجمعہ میں جو اذان کا ذکر ہے وہ صرف نماز جمعہ سے مخصوص ہے“۔ حضور انور نے فرمایا کہ گو احکام تو کافی زیادہ ہیں لیکن ان کا مطلب یہ ہے کہ ایسے احکامات جو کسی دوسری سورۃ میں بیان نہیں ہوئے ان کی تعداد اٹھارہ یا انیس ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے جو تحقیق کی ہے اس کی رو سے سورۃ المائدہ میں انہتر۔(۶۹) احکام اور پچیس (۲۵) نواہی بیان ہوئے ہیں۔

علامہ شہاب الدین آلوسی کا کہنا ہے کہ سورۃ المائدہ کا ایک نام ”العقود“ اور ایک نام ”المنقذۃ“ (بچانے والی) بھی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ وغیرہ سے مروی ہے کہ یہ سورۃ مدنی ہے جبکہ ابو جعفر، ابن بشر اور شعبی کے نزدیک بھی گو یہ سورۃ مدنی ہے مگر ایک آیت (اَلیَوم اکملتُ لکُم دِینکُم) مکہ میں نازل ہوئی۔ مسند احمد بن حنبل میں اور ترمذی میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آخری سورۃ سورۃ المائدہ اور سورۃ الفتح ہیں۔(تفسیر روح المعانی)

حضور نے فرمایا کہ بعض مفسرین نے بیجا طور پر ناسخ و منسوخ کی بحثیں اٹھائی ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن پانچ آیات کو بھی حل فرمادیا ہے

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

جس گھر میں قرآن نہ پڑھا جائے وہ ویران سرائے کی طرح ھوتا ھے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۳/ دسمبر ۱۹۹۹ء)

لندن (۳ر دسمبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۱۰ کی تلاوت اور ترجمہ پیش فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ رمضان شریف سے پہلے یہ آخری خطبہ ہے اور رمضان شریف انشاء اللہ جمعہ سے شروع ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ نے شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآن کے حوالہ سے بتایا کہ قرآن کریم رمضان کے بارہ میں اتارا گیا ہے۔ کوئی ایسی نیکی نہیں جو رمضان میں کی جاتی ہو اور جس کا قرآن میں ذکر نہ ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے احادیث نبویہ کے حوالہ سے بتایا کہ قرآن کو ظاہر کر کے پڑھنے والا ظاہری طور پر صدقہ دینے والے کی طرح ہے اور قرآن کریم کو چھپا کر پڑھنے والا چھپا کر صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔ حضور انور نے احادیث کے حوالے سے بتایا کہ قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھنا چاہئے اور اتنی تیزی سے نہیں پڑھنا چاہئے کہ اس کی سمجھ ہی نہ آرہی ہو۔ حضور نے فرمایا کہ بعض لوگ کوشش کرتے ہیں کہ قرآن کو بہت زیادہ پڑھا جائے اور تین دن میں صرف وہی لوگ سارے قرآن کی تلاوت کر سکتے ہیں جو بہت زیادہ گہرے فکر کے ساتھ تلاوت کرتے ہیں اور جن کا دن رات اور کوئی مشغلہ نہ ہو ورنہ عام آدمی کے لئے تو ایسا ممکن نہیں۔ اور اگر ایسا کرے گا تو وہ طوطے کی طرح رٹنے والی بات ہے اس کا دل پر گہرا اثر نہیں ہوگا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس وقت تک قرآن پڑھو جب تک

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

رمضان المبارک میں درس قرآن مجید

حسب سابق امسال بھی ماہ رمضان کے بابرکت ایام میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد فضل لندن میں روزانہ (ماسوائے جمعۃ المبارک کے) نماز ظہر سے قبل قریباً سوا گیارہ بجے سے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک قرآن مجید کا درس ارشاد فرماتے ہیں۔ یہ درس ایم ٹی اے (MTA) انٹرنیشنل کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ براہ راست تمام دنیا میں نشر ہوتا ہے اور مختلف زبانوں میں اس کے رواں ترجمہ کا بھی انتظام ہے۔

احباب کرام نہ صرف خود بھی اپنے افراد خاندان کے ساتھ اس عالمی درس میں باقاعدگی سے شمولیت کر کے اس کی برکات سے فیضیاب ہوں بلکہ اپنے غیر از جماعت شریف النفس دوست احباب کو بھی اس پاکیزہ مجلس میں شامل کر کے ثواب حاصل کریں۔

بقیہ:درس القرآن از صفحہ اول

جو کسی بھی پرانے عالم و مفسر سے حل نہیں ہو سکی تھیں اور وہ انہیں منسوخ گردانتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں بھی حل کر کے فرمایا کہ قرآن کریم کی کوئی آیت بھی منسوخ نہیں۔

مختلف مفسرین کے حوالہ سے حضور انور نے اس سورۃ کا پچھلی سورۃ النساء سے تعلق بھی واضح فرمایا جس میں صراحتاً وضمناً متعدد عقود کا ذکر تھا۔ اس لئے ان کی مناسبت سے سورۃ المائدہ کی ابتداء اسی حکم سے کی کہ عقود کو نبھاؤ اور پورا کرو۔ اسی طرح دونوں سورتیں انسان کی ابتداء سے لے کر انتہاء تک کے تمام احکام پر مشتمل ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے نزدیک "سورۃ النساء میں یہود کے ساتھ اور سورۃ المائدہ میں نصرانیوں کے ساتھ مباحثہ کا طریق سکھایا ہے۔ تم لوگوں (احمدیوں) کو اپنے فرض منصبی کا خیال رکھنا چاہئے کیونکہ دونوں قوموں سے تمہیں بھی مقابلہ ہے"۔

حضور انور نے سورۃ المائدہ کی پہلی چار آیات میں مذکورہ بعض مشکل الفاظ کی لغوی بحث کے بعد تشریح فرمائی۔

اَوْفُوا بِالْعُقُوْدِ کی تشریح میں حضور نے شیخ ابوالحسن القمی کے حوالے سے بتایا کہ انہوں نے اس میں حضرت علیؓ کی خلافت کے بارہ میں دس مقامات پر پختہ عہد مراد لیا ہے۔ حالانکہ یہ بغیر کسی دلیل کے ہے اور ساری سورۃ میں کہیں اس کا ذکر نہیں اور شیعہ مفسر علامہ ابو علی الطبرسی بھی اسے تسلیم کرتے ہیں کہ عقود سے مراد سب کے لئے وہ امور ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حلال، حرام، حدود اور فرائض کی صورت میں واجب قرار دیا ہے اور اسی میں تمام دیگر اقوال شامل ہو جاتے ہیں۔

"وَلَآ آمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ ......" کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ مشرکین بھی خانہ کعبہ جایا کرتے تھے اور قربانیاں کیا کرتے تھے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بھی بیت اللہ کا قصد کرے اس کا راستہ روکنے کا کسی کو اختیار نہیں۔ اگر وہ اقرار کرتا ہے تو اجازت ہونی چاہئے۔ دل کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے سوائے اس کے کہ کوئی مشرکانہ حرکات کرے۔

"لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ......" کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں "جن چیزوں سے اللہ پہچانا جاتا ہے اس کی بے حرمتی مت کرو۔ ہم نے قرآن مجید سے خدا کو پہچانا۔ اس لئے اس کی بے حرمتی جائز نہیں...... میں نے بھی تمہیں پہچان کی راہ بتائی ہے۔ میری بھی حرمت کرو"۔

"وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا......" کے متعلق حضور نے فرمایا کہ اس وقت چونکہ عام مسلمانوں کو طاقت ہے اور وہ احمدیوں کو خانہ کعبہ جانے سے روکتے ہیں لیکن میں آپ کو خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق نصیحت کرتا ہوں کہ جب آپ کو انشاء اللہ طاقت مل جائے گی تو آپ ہرگز انہیں خانہ کعبہ جانے سے نہیں روکیں۔

چوتھی آیت میں مذکور حرام چیزوں کے ذکر میں خنزیر کے متعلق حضور نے مختلف عربی لغات کی رو سے بتایا کہ بدشکل اور بمشکل قابو آنے والے جانور کو خنزیر کہا جاتا ہے۔ حضرت امام راغبؒ نے بیان فرمایا ہے وہ بلحاظ صورت و شکل بندر و سؤر ہو گئے یعنی عادات کے لحاظ سے ایسے ہوئے۔

"كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ ......" کے متعلق حضور نے فرمایا کہ سؤر ایک ایسا خبیث جانور ہے جو نہ صرف اپنے پیٹ کے لئے فصل کھاتا ہے بلکہ ساری فصل اجاڑ کر رکھ دیتا ہے۔ اسی طرح "مولوی" بھی اسی کے مطابق اپنے مطلب کی خاطر سارے اسلام کے عقائد کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

حضور کا درس ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔ ایم ٹی اے پر ساتھ ساتھ رواں ترجمہ انگریزی، عربی، ترکی، فرانسیسی، بنگالی، جرمن، بوسنین میں بھی نشر کیا گیا۔ سارا پروگرام Analogue کے علاوہ Digital سسٹم پر بھی نشر کیا جا رہا ہے۔

بقیہ:خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

تمہارے دل مانوس رہیں اور جب انقباض پیدا ہو تو رک جاؤ۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب پڑھتے پڑھتے آدمی تھک جاتا ہے تو پھر زبردستی کر کے پڑھنا جائز نہیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ جس گھر میں قرآن نہ پڑھا جائے وہ ویران سرائے کی طرح ہوتا ہے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات قرآن کریم کے فضائل و برکات و تاثیرات سے متعلق پڑھ کر سنائے۔ حضور نے فرمایا کہ تلاوت خوش الحانی سے کرنا تو اچھی بات ہے مگر وہ دکھاوے کے لئے نہ ہو۔ اسے تدبر اور فکر سے پڑھنا چاہئے۔ حضور ایدہ اللہ نے قرآن کریم میں احکامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض نے ان کی تعداد پانچ سو بتائی ہے اور بعض نے سات سو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش تھی کہ تمام احکامات کو یکجا کر دیا جائے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے اس پر کام شروع کیا اور اس سلسلہ میں بعض علماء کے سپرد بھی کام کیا ہے۔ یہ بہت پیاری اور لمبی تحقیق ہے جب یہ مکمل ہو جائے گی پھر آخر پر پتہ چلے گا کہ قرآن کریم کے احکام اور مناہی کی گنتی کیا ہے۔ اس سے جماعت کو بہت فائدہ ہوگا۔ انشاء اللہ

حضور ایدہ اللہ نے قرآن کریم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات و فرمودات میں سے بعض کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ آپ نے نظم و نثر میں عربی، اردو اور فارسی میں عشق قرآن کے نغمے گائے ہیں۔ حضور نے ان میں سے بعض پڑھ کر سنائے۔ آخر پر حضور نے رمضان سے متعلق آیت قرآنی کی تلاوت کی۔

فَسُبْحَانَ الَّذِی اَوْفَی الْاَمَانِی

الٰہی ! تو ہمارا پاسباں ہو — ہمیں ہر وقت تو راحت رساں ہو
ترے بن زندگی کا کچھ نہیں لطف — ہمارے ساتھ پیارے ہر زماں ہو
مصیبت میں ہمارا ہو مددگار — ہمارے دردِ دل کا رازداں ہو
ہمیں اپنے لئے مخصوص کر لے — ہمارے دل میں آ کر میہماں ہو
تجھے جس راہ سے لوگوں نے پایا — وہ رازِ معرفت ہم پر عیاں ہو
ہماری موت ہے فرقت میں تیری — ہمیشہ ہم پہ تو جلوہ کناں ہو
ہمارا حافظ و ناصر ہو ہر دم — ہمارے باغ کا تو باغباں ہو
کرے اس کی اگر تو آب پاشی — تو پھر ممکن نہیں بیمِ خزاں ہو
ذلیل و خوار رسوا ہو جہاں میں — جو حاسد ہو عدو ہو بدگماں ہو
عبادت میں کٹیں دن رات اپنے — ہمارا سر ہو تیرا آستاں ہو

خدا نے دی ہے ہم کو کامرانی
فسبحان الذی اوفی الامانی

ہماری اے خدا کر دے تو وہ تقدیر — کہ جس کو دیکھ کر حیراں ہو تدبیر
وہ ہم میں قوتِ قدسی ہو پیدا — جسے چھوویں وہی ہو جائے اکسیر
زباں مرہم بنے پیاروں کے حق میں — مگر اعدا کو کاٹے مثلِ شمشیر
وہ جذبہ ہم میں پیدا ہو الٰہی — جو دشمن ہیں کریں ان کو بھی تسخیر
دلوں کی ظلمتوں کو دور کر دے — ہماری بات میں ایسی ہو تاثیر
گناہوں سے بچا لے ہم کو یارب — نہونے پائے کوئی ہم سے تقصیر
خضر بن جائیں ان کے واسطے ہم — جو ہیں بھولے ہوئے رستہ سے رہگیر
وہی بولیں جو دل میں ہو ہمارے — خلافِ فعل ہو اپنی نہ تقریر

خدا نے ہم کو دی ہے کامرانی
فسبحان الذی اوفی الامانی

عطا کر جاہ و عزت دو جہاں میں — ملے عظمت زمین و آسماں میں
بنیں ہم بلبلیں بستانِ احمدؐ — رہے برکت ہمارے آشیاں میں
ہمارا گھر ہو مثلِ باغِ جنت — ہو آبادی ہمیشہ اس مکاں میں
ہماری نسل کو یارب بڑھا دے — ہمیں آباد کر کون و مکاں میں
ہماری بات میں برکت ہو ایسی — کہ ڈالے روح مردہ استخواں میں
الٰہی! نور تیرا جاگزیں ہو — زباں میں، سینہ میں، دلمیں، دہاں میں
غم و رنج و مصیبت سے بچا کر — ہمیشہ رکھ ہمیں اپنی اماں میں
بنیں ہم سب کے سب خدامِ احمدؐ — کلام اللہ پھیلائیں جہاں میں
عطا کر عمر و صحت ہم کو یا ربّ — ہمیں مت ڈال پیارے امتحاں میں
یہ ہوں میری دعائیں ساری مقبول — ملے عزت ہمیں دونوں جہاں میں
ترا وہ فضل نازل ہو الٰہی — کہ اٹھے شور یہ کون و مکاں میں

خدا نے دی ہے تم کو کامرانی
فسبحان الذی اوفی الامانی

(از درّ ثمین)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

الہامی دعائیں

(رمضان کا مبارک مہینہ دعاؤں کا مہینہ ہے۔ ذیل میں ہم روزنامہ الفضل قادیان ۱۳ دسمبر اور ۱۵ دسمبر ۱۹۳۶ء میں طبع شدہ ایک مضمون ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی دعاؤں کا تذکرہ ہے۔ ہمیں امید ہے کہ احباب جماعت خصوصیت سے اس مہینہ میں ان دعاؤں سے استفادہ کریں گے) ـــــــ (مدیر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ میں اپنا تازہ کلام جو ایمانوں کی تازگی اور قلوب کی پژمردگی دور کرنے کے لئے نازل فرمایا اس میں جہاں جماعت احمدیہ کی ترقی اور دشمنانِ سلسلہ کی ذلت و رسوائی کے متعلق بیسیوں الہامات ہیں جنہیں زیر مطالعہ رکھنا ترقی ایمان اور قوتِ عمل کے لئے ہر احمدی کے لئے ضروری ہے وہاں متعدد ایسی دعائیں بھی ہیں جو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر الہاماً نازل فرمائیں۔ ان دعاؤں میں سے گو بعض ایسی ہیں جو قرآن مجید میں آچکی ہیں مگر ان کا اکثر حصہ ایسا ہے جو براہ راست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا۔

چونکہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا ہے کہ "بَارَكَ اللّٰهُ فِي اِلْهَامِكَ وَوَحْيِكَ وَ رُؤْيَاكَ"۔ (تذکرہ صفحہ ۲۱۶) یعنی خدا تعالیٰ نے تیرے الہامات اور تیری وحی اور تیرے رؤیاء میں برکت رکھ دی ہے۔ اور پھر یہ بھی الہام ہے کہ "آسمان سے بہت دودھ اترا ہے۔ محفوظ رکھو"۔ (تذکرہ صفحہ ۲۰۱)۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان الہامی دعاؤں کو یکجا کر دیا جائے۔

احباب سے گزارش ہے کہ وہ ان دعاؤں کو یاد کر لیں اور اپنے بچوں کو بھی زبانی یاد کرا دیں تا اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی حاجات پیش کرتے وقت ان دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کا فضل زیادہ سے زیادہ جذب کر سکیں۔

الہامات میں بکثرت دعاؤں سے کام لینے کی تاکید

ان دعاؤں کو نقل کرنے سے پیشتر اس امر کا ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو الہامات نازل فرمائے ہیں ان میں اس امر کی بھی تاکید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مومنوں کو کثرت سے دعاؤں سے کام لینا چاہئے۔ چنانچہ الہام ہے "انی انا اللہ فاعبدنی ولا تنسنی واجتهد ان تصلنی واسئل ربك وكن سئولا"۔ (صفحہ ۳۶۹)۔ یعنی میں ہی خدا ہوں۔ میری پرستش کرو اور مجھے مت بھولو اور اس امر کی کوشش کرتے رہو کہ تمہیں میرا وصال اور قرب حاصل ہو جائے۔ اس کا ذریعہ یہ ہے کہ تم اپنے خدا سے دعائیں کرو۔ اور بار بار اور بکثرت دعائیں کیا کرو۔

اسی طرح الہام ہے "ادعونی استجب لکم" (صفحہ ۵۹۹)۔ کہ مجھ سے دعائیں مانگو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔

پھر الہام ہوا "اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ" (صفحہ ۸۱)۔ یعنی میں دعائیں کرنے والوں کی دعاؤں کو قبول کرتا ہوں۔ جب وہ مجھے پکارتے ہیں۔ ایک اور الہام ہوا "اِنَّهٗ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ" (صفحہ ۹۷) کہ خدا تعالیٰ دعاؤں کو بہت سننے والا ہے۔ اسی طرح الہام ہوا "مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّيْ لَوْ لَا دُعَاءُ كُمْ" (صفحہ ۲۰) کہ خدا کو تمہاری پرواہ ہی کیا ہے اگر تم اس سے دعائیں نہ کرو۔

ان الہامات سے اس تاکید کا پتہ چل سکتا ہے جو بکثرت دعائیں مانگنے کے متعلق جماعت احمدیہ کو کی گئی ہے۔ پس دعاؤں کی طرف ہماری جماعت کو خاص طور پر توجہ رکھنی چاہئے اور اس امر کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے کہ دعا ایک ایسا کارگر حربہ ہے کہ نہ صرف زندہ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں بلکہ مُردوں پر بھی اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی برکات کا نزول ہوتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرماتا ہے "قد جرت عادة اللہ اَنَّهٗ لَا يَنْفَعُ الْاَمْوَاتَ اِلَّا الدُّعَاءُ" (صفحہ ۳۹۰)۔ کہ خدا تعالیٰ کی عادت اسی طرح جاری ہے کہ مُردوں کو دعا کے سوا اور کوئی چیز نفع نہیں دیتی۔ پس ایسی چیز جس کا فائدہ نہ صرف زندوں کو ہے بلکہ مُردوں کو بھی ہے اس کی طرف جس قدر انسان کو توجہ رکھنی چاہئے وہ کسی اہل نظر سے پوشیدہ نہیں ہو سکتی۔

دعا کے آداب

لیکن دعاؤں کے متعلق بعض آداب بھی ہوتے ہیں اور اگر انسان انہیں اپنے مدنظر نہ رکھے تو بعض دفعہ ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ ان آداب میں سے تین کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں بھی آتا ہے جن کا ذکر اس تسلسل میں ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے

پہلا ادب جو دعا کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں بیان کیا گیا ہے یہ ہے کہ انسان دعا کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل سے مایوس نہ ہو بلکہ خواہ بظاہر یہی نظر آتا ہو کہ دعا قبول نہیں ہو رہی پھر بھی دعاؤں میں لگا رہے۔ اسی امر کی طرف توجہ دلانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے یہ الہام نازل فرمایا "لَا تَيْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ"۔ (صفحہ ۳۸۷) کہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہو۔

ایک اور الہام ہے "لا تیئس من روح اللہ الا ان روح اللہ قریب" (صفحہ ۴۸) کہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کی رحمت تمہارے بالکل قریب ہے۔

پھر الہام ہے "اتقنط من رحمة اللہ الذی یربیکم فی الارحام" (صفحہ ۶۲۳) کیا تم خدا تعالیٰ کی رحمتوں سے ناامید ہوتے ہو حالانکہ خدا وہ ہے جو تمہاری رحموں میں پرورش کرتا ہے۔

پس دعا کرتے ہوئے کبھی مایوسی اور ناامیدی کو اپنے قریب پھٹکنے نہیں دینا چاہئے۔

دعا میں تکرار

دوسرا ادب دعا کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ انسان اگر اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت مانگے تو اس کے متعلق صرف ایک یا دو یا تین بار دعا نہ کرے بلکہ مسلسل اور متواتر دعا مانگتا چلا جائے۔ اس کا آخری نتیجہ یہ ہوگا کہ اس انسان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ابر برسے گا اور وہ اپنی مراد کو پہنچ جائے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے۔

تو در منزل ما چو بار بار آئی
خدا ابر رحمت بارید یا نے
(صفحہ ۲۰۵)

یعنی اے میرے بندے تو چونکہ میری فرودگاہ میں بار بار آتا ہے اس لئے اب تو خود دیکھ لے کہ تجھ پر رحمت کی بارش ہوتی ہے یا نہ۔

پس دعا میں تکرار اور تسلسل کو مدنظر رکھنا چاہئے۔

دعا انتہائی عجز کے ساتھ کی جائے

تیسرا ادب دعا کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ انسان نہایت اضطرار کے ساتھ دعا کرے یعنی جس وقت وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی حاجات پیش کر رہا ہو تو اس کا سینہ ابل رہا ہو، اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوں، اس کا کلیجہ باہر نکلنے کو ہو اور ایسی سوزش، ایسی تپش، ایسی آگ اور ایسی فروتنی اس کے اندر ہو کہ گویا اس کی جان ہی نکل رہی ہے۔ ایسی حالت میں اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کے دروازہ کو کھٹکھٹائے تو اس کے متعلق یہ الٰہی وعدہ ہے کہ وہ دعا ضرور سنی جاتی ہے۔ چنانچہ الہام ہے "افمن یجیب المضطر اذا دعاہ قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون" (صفحہ ۶۷۵)۔ کہ کون ہے جو ایک مضطر شخص کی دعا کو سنتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے۔ تو کہہ دے وہ ذات صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ اگر لوگ اس بات کو نہیں مانتے تو تو انہیں چھوڑ دے کہ وہ اپنی بیہودہ گوئیوں میں بھٹکتے پھریں۔

ان آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے دعائیں کرنی چاہئیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الہامی دعاؤں کو خصوصیت سے پیش نظر رکھنا چاہئے کیونکہ یہ وہ دعائیں ہیں جو موجودہ زمانہ کی مشکلات کے ارتفاع کے لئے اللہ تعالیٰ نے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل فرمائیں اور آپؑ پر الہام نازل کیا کہ ۔

دست تو دعائے تو ترحم ز خدا
(صفحہ ۵۲۶)

کہ تیرے ہاتھ اٹھانے اور تیری دعاؤں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے رحم کی بارش ہوتی ہے۔

پس یہ دعائیں جو "دعائے تو" کی ذیل میں آتی ہیں یقیناً ایسی ہیں کہ ان کا مانگنا "ترحم ز خدا" کا انسان کو مستحق بنا دیتا ہے۔

☆......☆......☆

اب وہ دعائیں لکھی جاتی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر الہاماً نازل ہوئیں

پہلی دعا

"رَبِّ اَذْهِبْ عَنِّی الرِّجْسَ وَطَهِّرْنِیْ تَطْهِيْرًا" (صفحہ ۱۷)۔ (ترجمہ) اے میرے رب مجھ سے ناپاکی کو دور رکھ اور مجھے ایسا پاک کر دے جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے۔

دوسری دعا

"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ" (صفحہ ۳۱)

(ترجمہ): اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور بڑی عظمت والا ہے۔ اے خدا محمد (ﷺ) اور آپ کی آل پر بڑی بڑی رحمتیں اور برکات نازل کر۔

اس دعا کے شانِ نزول کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"ایک مرتبہ میں سخت بیمار ہوا یہاں تک کہ تین مختلف وقتوں میں میرے وارثوں نے میرا آخری وقت سمجھ کر مسنون طریقہ پر مجھے تین مرتبہ سورۂ یٰسین سنائی۔ جب تیسری مرتبہ سورۂ یٰسین سنائی گئی تو میں دیکھتا تھا کہ بعض عزیز میرے جو اب وہ دنیا سے گزر بھی گئے دیواروں کے پیچھے بے اختیار روتے تھے۔ اور مجھے ایک قسم کا سخت قولنج تھا اور بار بار دمبدم حاجت ہو کر خون آتا تھا۔ سولہ دن برابر ایسی حالت رہی اور اسی بیماری میں میرے ساتھ ایک اور شخص بیمار ہوا تھا وہ آٹھویں دن راہی ملک بقا ہو گیا تھا۔ حالانکہ اس کے مرض کی شدت ایسی نہ تھی جیسی میری۔ جب بیماری کو سولھواں دن چڑھا تو اس دن بکلی حالت یاس ظاہر ہو کر تیسری مرتبہ مجھے سورۂ یٰسین سنائی گئی۔ اور تمام عزیزوں کے دل میں یہ پختہ یقین تھا کہ آج شام تک یہ قبر میں ہوگا تب ایسا ہوا کہ جس طرح خدائے تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھلائی اور وہ یہ ہے: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ"۔ اور میرے دل میں خدا نے یہ الہام کیا کہ دریا کے پانی میں جس کے ساتھ ریت

بھی ہو ہاتھ ڈال اور یہ کلمات طیبہ پڑھ اور اپنے سینہ اور پشت سینہ اور دونوں ہاتھوں اور مونہہ پر اس کو پھیر کہ اس سے تو شفا پائے گا۔ چنانچہ جلدی سے دریا کا پانی مع ریت منگوایا گیا اور میں نے اسی طرح عمل کرنا شروع کیا۔ جیسا کہ مجھے تعلیم دی تھی اور اس وقت حالت یہ تھی کہ میرے ایک ایک بال سے آگ نکلتی تھی اور تمام بدن میں دردناک جلن تھی اور بے اختیار طبیعت اس بات کی طرف مائل تھی کہ اگر موت بھی ہو تو بہتر تا اس حالت سے نجات ہو مگر جب وہ عمل شروع کیا تو مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ہر ایک دفعہ ان کلمات طیبہ کے پڑھنے اور پانی کو بدن پر پھیرنے سے میں محسوس کرتا تھا کہ وہ آگ اندر سے نکلتی جاتی ہے۔ اور بجائے اس کے ٹھنڈک اور آرام پیدا ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ ابھی پیالہ کا پانی ختم نہ ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ بیماری بکلی مجھے چھوڑ گئی اور میں سولہ دن کے بعد رات کو تندرستی کے خواب سے سویا۔ جب صبح ہوئی تو مجھے یہ الہام ہوا، "وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ" یعنی اگر تمہیں اس نشان میں شک ہو جو شفا دے کر ہم نے دکھلایا تو تم اس کی نظیر میں کوئی اور شفا پیش کرو"۔ (تذکرہ صفحہ ۳۱،۳۲)

تیسری دعا

"رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِنَ السَّمَآءِ" (صفحہ ۳۶)

(ترجمہ): اے میرے رب مغفرت فرما اور آسمان سے رحم کر۔

چوتھی دعا

"رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ" (صفحہ ۳۶)

(ترجمہ) اے میرے رب مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو خیر الوارثین ہے۔

پانچویں دعا

"رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ" (صفحہ ۳۶)

(ترجمہ): اے میرے رب امت محمدیہ کی اصلاح کر۔

چھٹی دعا

"رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ"۔ (صفحہ ۳۶)

(ترجمہ): اے ہمارے رب ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر دے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔

ساتویں دعا

"رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ" (صفحہ ۳۸)

(ترجمہ): اے میرے رب میرا صدق ظاہر کر دے۔

آٹھویں دعا

"رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا" (صفحہ ۵۲)

(ترجمہ): اے ہمارے خدا ہم نے ایک آواز دینے والے کی آواز سنی جو ایمان کی طرف بلاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف پکارنے والا اور ایک چمکتا ہوا چراغ ہے۔ ہم اس پر ایمان لائے ہیں۔

نویں دعا

"اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ. مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ"۔ (صفحہ ۸۲)

(ترجمہ): کہہ میں شریر مخلوقات کی شرارتوں سے خدا کے حضور پناہ مانگتا ہوں اور اندھیری رات سے بھی خدا کی پناہ میں آتا ہوں۔

دسویں دعا

"رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُبَارَكًا حَيْثُ مَا كُنْتُ"۔ (صفحہ ۹۹)

(ترجمہ): اے میرے رب مجھے ایسا مبارک کر کہ جس جگہ بھی میں بود و باش اختیار کروں تیری برکت میرے ساتھ رہے۔

گیارھویں دعا

"رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْ اِلَيْهِ"۔ (صفحہ ۱۰۲)

(ترجمہ): اے میرے رب قید خانہ مجھے ان باتوں سے زیادہ محبوب ہے جن کی طرف لوگ مجھے بلاتے ہیں۔

بارھویں دعا

"رَبِّ نَجِّنِيْ مِنْ غَمِّيْ" (صفحہ ۱۰۲)

(ترجمہ): اے میرے رب مجھے میرے غم سے نجات بخش۔

تیرھویں دعا

"ایلی ایلی لِمَا سَبَقْتَنِيْ" (صفحہ ۱۰۲)

(ترجمہ): اے میرے رب، اے میرے رب تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔

چودھویں دعا

"ایلی ایلی لِمَا سَبَقْتَنِيْ ایلی اوس" (عبرانی دعا) (صفحہ ۱۰۳)

(ترجمہ): اے میرے خدا، اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ اے میرے اللہ مجھ پر انعام و اکرام فرما۔

پندرھویں دعا

"هُوْشَعْنَا" (عبرانی دعا) (صفحہ ۱۰۳)

ترجمہ: اے میرے خدا میں دعا کرتا ہوں کہ مجھے نجات بخش اور مشکلات سے رہائی عطا فرما۔

سولھویں دعا

"رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا اِنَّا كُنَّا خَاطِئِيْنَ" (صفحہ ۱۹۸ و ۳۶۹)

(ترجمہ): اے خدا ہمارے گناہ معاف فرما کہ ہم خطا پر تھے۔

سترھویں دعا

"رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى. رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِنَ السَّمَاءِ"۔ (صفحہ ۳۸۹)

(ترجمہ): اے میرے رب مجھے دکھا کہ تو مردہ کو کیونکر زندہ کرتا ہے۔ اے میرے رب آسمان سے اپنی بخشش اور رحمت نازل فرما۔

اٹھارھویں دعا

اصحاب الصفّة کے متعلق اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا کہ وہ روتے ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر درود بھیجتے ہوئے کہیں گے "رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ. رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ"۔ (صفحہ ۲۲۳)

(ترجمہ): اے ہمارے خدا ہم نے ایک منادی کی آواز سنی جو ایمان کی طرف بلاتا ہے۔ اے ہمارے رب ہم اس پر ایمان لائے۔ پس تو ہمیں بھی گواہوں میں لکھ لے۔

انجام آتھم میں یہ دعا اس طرح درج ہے:

"رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ. فَاٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ"۔ (صفحہ ۳۱)

انیسویں دعا

"رَبِّ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ"۔ (صفحہ ۲۳۶)

ترجمہ: اے میرے رب میں مغلوب ہوں تو میرے دشمن سے انتقام لے۔

بیسویں دعا

"رب انی مظلوم فانتصر" (صفحہ ۲۴۳)

(ترجمہ): اے میرے رب مجھ پر ظلم کیا گیا ہے تو انتقام لے۔

اکیسویں دعا

"رَبِّ اَصِحَّ زَوْجَتِيْ هٰذِهٖ"۔ (صفحہ ۳۲۵)

(ترجمہ): اے میرے خدا میری اس بیوی کو بیمار ہونے سے بچا اور اسے تندرست کر۔ دوسری دفعہ یہ دعا ان الفاظ میں نازل ہوئی کہ "اَصِحَّ زَوْجَتِيْ"۔ (تذکرہ صفحہ ۳۷۷)

بائیسویں دعا

"يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ. اِنَّ رَبِّيْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ"۔ (صفحہ ۳۲۸)

(ترجمہ): اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور قیوم خدا تیری رحمت سے میں مدد چاہتا ہوں۔ میرا رب وہی ہے جو آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے۔

تئیسویں دعا

"رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا"۔ (صفحہ ۳۶۲)

(ترجمہ): اے میرے رب مجھے علم میں زیادتی عطا فرما۔

چوبیسویں دعا

"رَبِّ اِنِّي اخْتَرْتُكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ"۔ (صفحہ ۳۶۷)

(ترجمہ): اے میرے رب میں نے تجھے ہر چیز پر اختیار کر لیا ہے۔

پچیسویں دعا

"رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ هٰذَا" (صفحہ ۵۳۸)

(ترجمہ): اے میرے رب اس کا وقت کچھ پیچھے ڈال دے۔

چھبیسویں دعا

"اے میرے قادر خدا اس پیالہ کو ٹال دے" (صفحہ ۴۰۵)

ستائیسویں دعا

"اَللّٰهُمَّ اِنْ اَهْلَكْتَ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ فَلَنْ تُعْبَدَ فِي الْاَرْضِ اَبَدًا"۔ (صفحہ ۴۰۵)

ترجمہ: اے خدا اگر تو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر اس زمین پر تیری پرستش کبھی نہ ہوگی۔

اٹھائیسویں دعا

"رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ"۔ (صفحہ ۴۲۰)

(ترجمہ): اے میرے رب ہر ایک چیز تیری خدمت گزار ہے۔ اے میرے رب تو مجھے محفوظ رکھ، میری مدد فرما اور مجھ پر رحم کر۔

اس دعا کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اسے نجات ہوگی"۔

"الحکم" میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "یہ دعا ایک حرز اور تعویذ ہے"۔ نیز فرمایا "میں اس دعا کو اب التزاماً ہر نماز میں پڑھا کروں گا۔ آپ بھی پڑھا کریں"۔
(تذکرہ صفحہ ۴۲۰)

انتیسویں دعا

"يَا حَفِيْظُ يَا عَزِيْزُ يَا رَفِيْقُ"۔ (صفحہ ۴۵۳)

(ترجمہ): اے بہت ہی حفاظت کرنے والے، اے غالب اور اے رفیق۔

ان اسماء الٰہیہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"چونکہ بیماری وبائی کا بھی خیال تھا اس کا علاج خدا تعالیٰ نے یہ بتلایا کہ اس کے ناموں کا ورد کیا جائے"۔

تیسویں دعا

"بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِيْ، بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِيْ، بِسْمِ اللّٰهِ الْغَفُوْرِ الرَّحِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الْبَرِّ الْكَرِيْمِ. يَا حَفِيْظُ يَا عَزِيْزُ يَا رَفِيْقُ يَا وَلِيُّ اشْفِنِيْ"۔ (صفحہ ۴۸۵)

(ترجمہ): میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ مدد چاہتا ہوں جو کافی ہے۔ میں اللہ کے نام کے ساتھ مدد چاہتا ہوں جو شافی ہے۔ میں اللہ کے نام کے ساتھ مدد چاہتا ہوں جو غفور الرحیم ہے۔ میں اللہ کے نام کے ساتھ مدد چاہتا ہوں جو احسان کرنے والا کریم ہے۔ اے حفاظت کرنے والے، اے غالب، اے رفیق اور اے ولی تو مجھے شفا دے۔

اس دعا کے متعلق لکھا ہے "حضرت اقدس کے دائیں رخسار مبارک پر ایک آماس سا نمودار ہوا جس سے بہت تکلیف ہوئی۔ حضور نے دعا فرمائی تو (مندرجہ بالا) فقرات الہام ہوئے۔ دم کرنے سے فوراً صحت حاصل ہو گئی۔ (تذکرہ صفحہ ۴۸۵)

اکتیسویں دعا

"رَبِّ اشْفِ زَوْجَتِيْ هٰذِهٖ وَاجْعَلْ لَهَا بَرَكَاتٍ فِي السَّمَاءِ وَبَرَكَاتٍ فِي الْاَرْضِ"۔ (صفحہ ۵۴۰)

(ترجمہ): اے میرے رب میری بیوی کو شفا بخش اور اس کو آسمانی اور زمینی برکتیں عطا فرما۔

بتیسویں دعا

"رَبِّ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا"۔ (صفحہ ۶۰۳)

(ترجمہ): اے خدا میں مغلوب ہوں۔ میرا انتقام دشمنوں سے لے۔ اور ان کو اچھی طرح پیس ڈال۔

باقی صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

جو دنیا میں اللہ سے گریز کرتے ہیں اور اس کے ذکر سے گھبراتے ہیں قیامت کے دن انہیں اسی طرح لاتعلق چھوڑ دیا جائے گا

بہترین عمل خدا کی خاطر محبت کرنا اور خدا ہی کی خاطر عداوت رکھنا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۱۲؍نومبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۱۲؍نبوت ۱۳۷۸ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العلمين – الرحمٰن الرحيم – ملك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿يٰاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَابْتَغُوْآ اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾۔ (سورة المائدہ آیت ۳۶)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے قرب کا وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو۔ "قرب کا وسیلہ ڈھونڈو" میں دراصل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو وسیلہ بنانے کے لئے ترغیب ہے کیونکہ آپ کے سوا کوئی وسیلہ خدا کا وسیلہ نہیں ہو سکتا۔ اس ضمن میں چند حدیثیں میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

عن ابی ذرٍّ قالَ قالَ رَسُولُ اللّٰه ﷺ۔ ابو داؤد کتاب السُّنّة سے یہ حدیث لی گئی ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین عمل خدا کی خاطر محبت کرنا اور خدا ہی کی خاطر عداوت رکھنا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو کہ وہ اپنی طرح طرح کی نعمتوں سے تمہیں غذا مہیا کرتا ہے۔ اور مجھ سے اللہ کی محبت کی وجہ سے محبت کرو اور میرے اہل بیت سے میری محبت کی وجہ سے محبت کرو۔ (ترمذی کتاب المناقب)

عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ یہ ترمذی کتاب الجنائز سے حدیث لی گئی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا: جو اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند نہیں کرتا۔ (ترمذی کتاب الجنائز)۔ اس سے مراد صرف آخرت کی ملاقات نہیں بلکہ دنیا میں ملاقات ہے۔ جو دنیا میں اللہ سے گریز کرتے ہیں اور اس کے ذکر سے گھبراتے ہیں قیامت کے دن ان کو اسی طرح چھوڑ دیا جائے گا۔ اس لئے یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ اس کا تعلق صرف قیامت سے ہے یعنی مرنے کے بعد سے، اس دنیا ہی میں جو اللہ سے تعلق رکھتا ہے اور اس کو پسند کرتا ہے وہی ہے جو قیامت کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کو محبوب ہوگا۔

ترمذی کتاب الطّب سے یہ روایت ہے۔ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ کسی سے محبت کرتا ہے تو اسے دنیا سے یوں بچاتا ہے جیسے تم میں کوئی بیمار کو پانی سے بچاتا ہے۔ (ترمذی کتاب الطب)۔ "بیمار کو پانی سے بچاتا ہے" سے مراد ظاہر ہے کہ بعض بیماریاں ایسی سخت ہوتی ہیں کہ ان بیماریوں میں بیمار کے اوپر پانی ڈالنا بیمار کے لئے مہلک ثابت ہوتا ہے۔ تو اس طرح دنیاداری سے بچاتا ہے جیسے تم کسی بیمار کو پانی سے بچاتے ہو۔

سنن ابن ماجہ کتاب الفتن سے روایت ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جتنا ابتلا بڑا ہوگا اتنی ہی جزا بھی زیادہ ملے گی۔ اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو اُن کو آزماتا ہے۔ پس جو راضی رہے اُس کے لئے رضا ہے اور جو ناپسند کرے اس کے لئے ناراضگی ہے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الفتن)۔ یہ چیزیں ساری وہ ہیں جو کسی تشریح کی ضرورت محسوس نہیں کرتیں کیونکہ بالکل معاملہ اور مضمون واضح ہے۔

بخاری کتاب المناقب سے یہ حدیث ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے قیامت کے بارہ میں پوچھا اور کہنے لگا کہ قیامت کب ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟۔ اس نے کہا: کچھ بھی نہیں۔ تاہم میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے تم محبت کرتے ہے۔ (صحیح بخاری کتاب المناقب)۔

بخاری کتاب الاحکام سے یہ حدیث مروی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک بار مَیں اور نبی کریم ﷺ مسجد سے نکل رہے تھے کہ مسجد کی دہلیز کے پاس ہمیں ایک شخص ملا۔ اُس نے کہا: یارسول اللہ! ساعت کب ہوگی یعنی قیامت کب آئے گی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ قیامت کا پوچھتے ہو کچھ تیاری بھی کی ہے! اس پر وہ شخص بوکھلا سا گیا، پھر کہنے لگا: یارسول اللہ! مَیں نے اس کے لئے نہ تو بہت سے روزے تیار کئے ہیں اور نہ ہی بہت سی نمازیں اور صدقات۔ لیکن ایک بات ضرور ہے مَیں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تم اس کے ساتھ ہوگے جس سے تم محبت کرتے ہو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ایسے شخص کے بارہ میں کیا فرماتے ہیں جو کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن اُن سے ملا نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اُسی کے ساتھ ہوتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الادب)۔ اب اس میں خصوصیت کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یاد رکھنا چاہئے کیونکہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ وسلم سے بے حد محبت کرتے تھے۔

جِسْمِي يَطِيْرُ اِلَيْكَ مِنْ شَوقٍ عَلَا — يا لَيْتَ كَانَتْ قُوَّة الطَّيَرَان

میرا جسم تو ایک بلند شوق کے ساتھ تیری طرف اڑتا چلا جاتا ہے۔ اے کاش مجھ میں اڑنے کی طاقت ہوتی۔ پس یہ حدیث خاص طور پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چسپاں ہوتی ہے جو کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ان سے ملا نہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول اللہ سے ہی نہیں بلکہ رسول اللہ کی قوم سے بھی محبت کرتے تھے اور بے شمار ذکر ایسا ملتا ہے جس میں صحابہ کی تعریف اور آپ کے گُن گائے ہوئے ہیں۔

تو رسول اللہ نے فرمایا آدمی اسی کے ساتھ ہوتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے اور

جماعت احمدیہ کو بھی اس سے سبق لینا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملیں گے تو پھر صحابہ سے ملیں گے۔ اگر صحابہ سے محبت ہے اور شوق ہے ان سے ملنے کا تو جیسا کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا"۔ تو اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پالیں گے تو صحابہ کو بھی ساتھ ہی پالیں گے اور صحابہ کو پا نہیں سکتے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو نہ پائیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص اپنے ایک للّٰہی بھائی سے جو دوسرے گاؤں میں رہتا تھا، ملاقات کے لئے نکلا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے راستہ میں ایک فرشتہ مقرر کر دیا۔ جب وہ شخص اس فرشتے کے پاس سے گزرا تو اس نے پوچھا کدھر جا رہے ہو؟ اُس نے جواب دیا مَیں فلاں سے ملنے جا رہا ہوں!۔ اُس نے پوچھا کیا رشتہ داری کی وجہ سے؟۔ اُس نے جواب دیا کہ نہیں۔ اس نے پوچھا تو پھر اس کے کسی احسان کی پاسداری کی وجہ سے؟۔ اس نے جواب دیا نہیں۔ اس نے کہا تو پھر کیا سبب ہے کہ اس کے پاس جا رہے ہو؟۔ اس نے جواب دیا اس لئے کہ مجھے اس سے للّٰہی محبت ہے۔ محض اللہ کی خاطر میں اس سے محبت کرتا ہوں۔

پس وہ کثرت سے آنے والے جو جلسہ پر یا ویسے یہاں آتے ہیں، اس عاجز میں تو کوئی بات بھی نہیں حقیقت یہی ہے، مگر وہ مجھ سے بہرحال للّٰہی محبت کرتے ہیں۔ پس ان کو مبارک ہو کہ اس پر اس فرشتے نے کہا سنو، مَیں تمہاری طرف خدا کا یہ پیغام لے کر آیا ہوں کہ وہ خدا بھی تم سے محبت کرتا ہے، اس وجہ سے کہ تم اس شخص سے خدا کی وجہ سے محبت کرتے ہو۔ (مسند احمد بن حنبل)

اور یہ حدیث ترمذی كتاب الصلوٰة باب ما جآء في فضل صلوٰة على النبي ﷺ میں بیان ہوئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ شخص ہوگا جو ان میں سے مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔ پس درود پر بہت زور دینا چاہئے دن رات درود کا ورد رہنا چاہئے۔ باتیں اور بھی ہو رہی ہوں تو زبان پر درود ہی رہنا چاہئے۔

ہاں یہ درود کے سلسلہ میں مجھے یاد آ گیا بعض لوگ ویسے درود بھیجتے ہیں مگر جب باتیں کرتے ہیں تو گندی باتیں کرتے ہیں اس لئے ان کے درود کا کوئی بھی فائدہ نہیں ہے۔ درود کا اسی کو فائدہ ہوگا جو دل کی گہرائیوں سے درود پڑھتا ہے اور جب خیال ہٹتا بھی ہے کسی وجہ سے تو زبان از خود درود بھیج رہی ہوتی ہے تو دل کی متابعت میں درود بھیجتی ہے۔

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت رسول کریم ﷺ صبح کے وقت بہت خوش تھے اور خوشی کے آثار آپ کے چہرہ سے نمایاں تھے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج آپؐ بہت خوش ہیں اور خوشی کے آثار آپؐ کے چہرے سے نمایاں نظر آ رہے ہیں۔ فرمایا: آج میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا، اس نے کہا تیری امت سے جو شخص بھی تجھ پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا اور اس کے دس درجات بلند کرے گا۔ اس درود کی مناسبت سے اس کی طرف ثواب لوٹایا جائے گا۔ (مسند احمد بن حنبل۔ باقي مسند المدنيين من الصحابة)

اب یہ جو آخری فقرہ ہے "درود کی مناسبت سے"۔ اس نے دس کے عدد کو غیر محدود کر دیا ہے کیونکہ درود کی مناسبت اگر زیادہ ہوگی تو پھر دس نیکیوں کا سوال نہیں پھر تو لامتناہی نیکیاں اس کے حق میں لکھی جائیں گی اور دس گناہ جھڑنے کی بات نہیں بلکہ گناہ جھڑنے کے بعد پھر نیکیاں عطا ہونی شروع ہو جائیں گی۔ پس یہ جو آخری فقرہ ہے، اس درود کی مناسبت سے اس کی طرف ثواب لوٹائے گا یہ بہت اہم ہے اور درود کے ثواب کو لامحدود کر کے دکھاتا ہے۔

اب میں آخر پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ آج چونکہ نکاح بھی ہونے ہیں جمعہ کے بعد اس لئے میں نے نسبتاً مختصر مواد اکٹھا کیا ہے کیونکہ نکاح ہوتے ہوتے اتنی دیر ہو جائے گی کہ جو عام طور پر جمعہ کے بعد ہوا کرتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "ابتلا کے وقت ہمیں اندیشہ اپنی جماعت کے بعض ضعیف دلوں کا ہوتا ہے۔ میرا تو یہ حال ہے کہ اگر مجھے صاف آواز آوے کہ تُو مخذول ہے اور تیری کوئی مراد ہم پوری نہ کریں گے۔ تو مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ اس عشق اور محبتِ الٰہی اور خدمت دین میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی اس لئے کہ مَیں تو اسے دیکھ چکا ہوں"۔ (ملفوظات جلد اوّل ،جدید ایڈیشن ،صفحہ ۳۰۲)

پھر فرماتے ہیں: "اگر زندگی خدا کے لئے ہو تو اس کی حفاظت کرے گا۔ بخاری میں ایک حدیث ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ سے محبت کا رابطہ پیدا کر لیتا ہے خدا تعالیٰ اس کے اعضاء ہو جاتا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس کی دوستی یہاں تک ہوتی ہے کہ میں اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ حتیٰ کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب انسان جذباتِ نفس سے پاک ہو جاتا ہے اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے تو اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کے منشاء کے موافق ہوتا ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ اسے اپنا ہی فعل قرار دیتا ہے۔ یہ ایک مقام ہے قربِ الٰہی کا جہاں پہنچ کر سلوک کی منزلوں کو پورے طور پر طے نہ کرنے والوں نے یا تو ٹھوکر کھائی ہے یا الٰہیات سے ناواقف اور قربِ الٰہی کے مفہوم کو نہ سمجھنے والوں نے غلط فہمی سے کام لیا ہے"۔

یہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں، اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں، اس کی زبان ہو جاتا ہوں۔ اس کی وجہ سے ایک فرقہ وحدتِ وجود کا اسلام میں پیدا ہو گیا تھا۔ انہوں نے اس حد تک غلو سے کام لیا کہ وہ کہتے تھے کہ اگر خدا ہاتھ پاؤں ہو جاتا ہے تو خدا اور بندہ ایک ہی چیز ہے کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ کئی دوسرے مذاہب میں بھی اس قسم کا تصور باطل پیدا ہوا جو اس معاملے کو نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ وحدتِ وجود کا مسئلہ اگر حقیقت میں پیدا ہو سکتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق جو قرآن کریم میں آیات ہیں ان کی وجہ سے پیدا ہو سکتا تھا۔ مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى کہ تُو نے تیر نہیں چلایا جب تُو نے تیر چلایا بلکہ اللہ نے تیر چلایا۔ پھر فرمایا يَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ہاتھ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا بیعت کرنے والوں کے ہاتھ پر تھا لیکن فرمایا يَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ کہ اللہ کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے۔ تو اگر وحدتِ وجود کا مسئلہ پیدا ہو سکتا تھا تو آپ ہی کے ساتھ وابستہ ہو سکتا تھا اور آپ نے سب سے زیادہ توحید کا سبق دیا ہے، توحید کے گن گائے ہیں۔ تمام عالم میں کسی نبی نے توحید کی ایسی خدمت نہیں کی جیسے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمائی ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اسی مضمون کے متعلق مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "قربِ الٰہی کے مفہوم کو نہ سمجھنے والوں نے غلط فہمی سے کام لیا ہے اور وحدتِ وجود کا مسئلہ گھڑ لیا ہے۔ اس بات کو بھی ہرگز بھولنا نہ چاہئے کہ جہاں انسان ابتلا میں پڑتا ہے وہ فعل خدا کے ارادہ سے موافق نہیں ہوتا"۔

"جہاں انسان ابتلا میں پڑتا ہے وہ فعل خدا کے ارادہ سے موافق نہیں ہوتا" یہ بہت گہری معرفت کی بات ہے اور اسے چند لفظوں میں سمجھانا مشکل ہوگا۔ حقیقت میں جب بھی انسان کسی ٹھوکر میں مبتلا ہوتا ہے کسی شک میں مبتلا ہوتا ہے تو ایسے افعال کی وجہ سے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہوتے ہیں۔

"ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے ہوتا ہے نہ کہ منشاء الٰہی کے ماتحت۔ لیکن وہ انسان جو اللہ تعالیٰ کا ولی کہلاتا ہے اور خدا جس کی زندگی کا ذمہ دار ہوتا ہے وہ ہوتا ہے جس کی کوئی حرکت و سکون بلا استصواب کتاب الٰہی نہیں ہوتی۔ وہ اپنی ہر بات اور ارادہ پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس سے مشورہ لیتا ہے"۔ (ملفوظات، جلد اول، جدید ایڈیشن صفحہ ۱۱۷)۔ اب مشورہ لینے کا مطلب یہ ہے کہ جب بھی کوئی فعل کرتا ہے تو بار بار توجہ قرآن کریم کے احکامات کی طرف منتقل ہوتی رہتی ہے اور ان کے مطابق فعل کرتا ہے۔

اب یہ بہت مشکل مضمون ہے اس لئے کہ آپ کر کے دیکھیں تو پھر پتہ چلے گا کہ کتنا مشکل کام ہے کہ ہر وقت قرآن کو اپنے اوپر حاکم رکھنا یہ بہت بلند مراتب ہیں جن کی بات مسیح موعود علیہ السلام کر رہے ہیں۔ لیکن بکثرت لوگ ایسے ہیں جو ان مراتب کی طرف حرکت کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کلام سے جو انتہائی مخلص بندوں کے حق میں ہے کمزوروں کو ڈرنا نہیں چاہئے۔ ان کے دل کا خوف دور کرنے کی خاطر میں ان کو بتا رہا ہوں کہ خدا تک پہنچنے کے بے شمار مراتب ہیں۔ ضروری یہ ہے کہ حرکت اس طرف شروع ہو جائے اور دعا مانگتے رہیں۔ ہر وہ فعل آہستہ آہستہ زندگی میں اختیار ہوتا چلا جائے جو خدا تعالیٰ

Earlsfield Properties
Landlords & landladies
Guaranteed rent
your properties are urgently required
Tel: 0181-265-6000

کی مرضی کے موافق ہو اور وہ فعل جو خدا سے دور لے جانے والے ہوں ان سے انسان حتی المقدور بچنے کی کوشش کرتا رہے۔

یہ جو حرکت ہے یہ ضروری ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی لامتناہیت کا مضمون بھی شامل ہے۔ کوئی شخص بھی خدا تعالیٰ کی طرف روحانی حرکت کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کو پا نہیں سکتا کیونکہ وہ غیر منتہیٰ ہے۔ انبیاء بھی اس کو نہیں پا سکتے۔ پاتے تو ہیں لیکن اس حد تک جہاں سے آگے خدائی شروع ہو جاتی ہے اور وحدتِ وجود وہی ہے کہ اس مقام سے آگے صرف خدا ہے۔ سدرۃ المنتہیٰ میں بھی یہی پیغام دیا گیا ہے کہ ایک موقع تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پہنچے اور پھر وحدتِ وجود کا مضمون شروع ہو گیا تھا اس سے آگے بڑھنا خدا کی خدائی میں دخل دینا تھا۔

یہ مولویوں نے تو عجیب و غریب قصے بنائے ہوئے ہیں۔ حیرت ہوتی ہے ان لوگوں کی عقل پر کہ ایک مولوی صاحب تقریر میں کہہ رہے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے تو خاموش تھے تو خدا تعالیٰ نے یہ فلمی گانا گایا کہ "چپ چپ کھڑے ہو ضرور کوئی بات ہے، نئی ملاقات ہے، پہلی ملاقات ہے"۔ حضرت محمد رسول اللہ تو رہتے ہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ تھے اور یہ فلمی گانا آج کا یہ اس وقت خدا نے گایا جب رسول اللہ ﷺ کا معراج ہوا ہے!؟۔ تو مولویوں نے اس قسم کے قصے گھڑ رکھے ہیں۔ خدا کا شکر کریں کہ آپ کو مولویت سے نجات ملی ہے۔ بڑا اللہ کا احسان ہے۔ میں تو ان کی حالتیں دیکھتا ہوں تو خدا کا شکر کرتا ہوں کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو بچا لیا ہے ان مولویوں سے اور مولویت سے۔

فرماتے ہیں: "غرض یہ یقیناً یاد رکھو کہ کامل اتباع کے ثمرات ضائع نہیں ہو سکتے۔ یہ تصوف کا مسئلہ ہے۔ اگر ظلّی مرتبہ نہ ہوتا تو اولیاء امت تو مر جاتے"۔ ظلّی مرتبہ، یعنی خدا تعالیٰ کے رسول کی طرف سے عکس کا مضمون جو ہے اگر یہ "نہ ہوتا تو اولیاء تو مر جاتے۔ یہی کامل اتباع اور بروزی اور ظلّی مرتبہ ہی تو تھا جس سے بایزید، محمد کہلایا اور اِس کہنے پر ستر مرتبہ کفر کا فتویٰ ان کے خلاف دیا گیا اور انہیں شہر بدر کیا گیا"۔ بایزید بسطامی کو وہ یہی کہا کرتے تھے کہ ظلّی طور پر میں محمد ہوں۔ مراد یہ تھی کہ میں محمد رسول اللہ کے عشق میں فنا ہوں۔ تو ظاہری لوگ جو سمجھ نہیں سکتے بات کو، انہوں نے ان پر فتویٰ دیا اور کئی ایسے کہنے والے جو اپنے آپ کو خدا کہتے تھے ان کو دار پر بھی لٹکا دیا۔ وہ آخر وقت تک اَنَا الْحَق، اَنَاالْحَق کہتے ہوئے دار پر چڑھ گئے۔

تو علماء جو ہیں یا مولوی لوگ انہوں نے ہر زمانے میں فتنہ پیدا کیا ہے۔ کوئی نئی بات نہیں۔ اس لئے جماعت کو آج کل گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب سے رسول اللہ ﷺ کا زمانہ گزرا ہے یہ لوگ فتنہ ہی کرتے رہے ہیں اور اہلِ حق کے خلاف فتنہ کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں جہاں جہاں اپنے آپ کو محمد کہا گیا ہے یا اور اس قسم کی تحریرات ہیں وہی مولوی زیادہ بولتا ہے اور پہلوں کے ساتھ بھی یہی سلوک کرتے آئے ہیں اس لئے اتنا گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ آخر ان سے نپٹے گا اور ایک وقت ایسا آئے گا کہ دنیا دیکھے گی انشاء اللہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "کاش وہ ان حالی کیفیات سے واقف ہوتے تو انہیں معلوم ہوتا کہ آنحضرت ﷺ کی قدر اور حقیقت ان لوگوں نے سمجھی ہی نہیں۔ اگر آنحضرت ﷺ کے اتباع کی تاثیرات اور ثمرات بھی باقی نہیں ہیں تو پھر آنحضرت ﷺ کی زندگی کا ثبوت ہی کیا ہے .... جبکہ اس کے نتائج اور برکات ہم کو مل نہیں سکتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ ایک بے ہودہ اور کفریہ خیال ہے۔ اسلام کی اتباع کے ثمرات اب بھی اور ہمیشہ مل سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں بخل نہیں اور نہ اس کے ہاں کسی بات کی کمی ہے"۔

(ملفوظات جلد چہارم، جدید ایڈیشن صفحہ ۴۰۶)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی سچے دل سے پیروی کرنا اور آپؐ سے محبت رکھنا انجام کار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے۔ اس طرح پر کہ خود اُس کے دل میں محبتِ الٰہی کی ایک سوزش پیدا کر دیتا ہے۔ تب ایسا شخص ہر ایک چیز سے دل برداشتہ ہو کر خدا کی طرف جھک جاتا ہے اور اس کا اُنس اور شوق صرف خدا تعالیٰ سے باقی رہ جاتا ہے۔ تب محبت الٰہی کی ایک خاص تجلّی اس پر پڑتی ہے اور اس کو ایک پورا رنگ عشق اور محبت کا دے کر قوی جذبہ کے ساتھ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ تب جذباتِ نفسانیہ پر وہ غالب آ جاتا ہے اور اس کی تائید اور نصرت میں ہر ایک پہلو سے خدا تعالیٰ کے خارق عادت"۔ یعنی عام لوگوں کے ساتھ یا دنیاوی لوگوں کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے اس کے علاوہ ایک غیر معمولی سلوک اس سے کیا جاتا ہے تو "خدا تعالیٰ کے خارق عادت افعال نشانوں کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں"۔ (حقیقۃالوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ مطبوعہ لندن صفحہ ۶۷، ۶۸)

اب آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ اقتباس میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ میں نے عمداً بہت سے اقتباس اس لئے چھوڑ دئے تھے کہ آج جمعہ کی نماز کے بعد جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے تین نکاحوں کا اعلان بھی کرنا ہے۔

آپ فرماتے ہیں: "مَیں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے، ہزار ہزار دُرود اور سلام اُس پر، یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا"۔ مراد یہی ہے کہ جیسا کہ حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو اس حق کے مطابق شناخت نہیں کیا گیا۔ "وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اِس لئے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین اور آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مرادیں اُس کی زندگی میں اُس کو دیں۔ وہی ہے جو سر چشمہ ہر ایک فیض کا ہے"۔

(حقیقۃالوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ مطبوعہ لندن صفحہ ۱۱۸، ۱۱۹)

بچوں کے دلوں میں خدا کی محبت کا بیج بونے کا مہینہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"اپنی اگلی نسلوں کی تربیت کی کوشش کریں۔ ان کو بار بار یہ بتائیں کہ عبادت کے بغیر تمہاری زندگی بالکل بے معنی اور بے حقیقت بلکہ باطل ہے۔ ایک ایسی چیز ہے جو خدا تعالیٰ کے ہاں کسی شمار میں نہیں آئے گی۔ اس لئے جانوروں کی طرح یہیں مر کر مٹی ہو جاؤ گے۔ مگر فرق صرف یہ ہے کہ جانور تو مر کر نجات پا جاتے ہیں تم مرنے کے بعد جزا سزا کے میدان میں حاضر کئے جاؤ گے۔ پس یہ شعور ہے جسے ہمیں اگلی نسلوں میں پیدا کرنا ہے اور رمضانِ مبارک میں ایک بہت اچھا موقع ہے کیونکہ فضا سازگار ہو جاتی ہے۔

رمضان ایک ایسا مہینہ ہے جس میں ایسے چہرے بھی دکھائی دیتے ہیں مسجدوں میں، جو پہلے کبھی دکھائی نہیں دئے اور ان کو دیکھ کر دل میں کسی قسم کی تحقیر کے جذبے نہیں پیدا ہوتے۔ کیونکہ اگر انسان ان چہروں کو دیکھے اور تحقیر کی نظر سے کہ اب آ گیا ہے رمضان میں، پہلے کہاں تھا تو میرا یہ ایمان ہے کہ ایسی نظر سے دیکھنے والے کی اپنی عبادتیں بھی سب باطل ہو جائیں گی اور ضائع ہو جائیں گی۔ کیونکہ اللہ کے دربار میں اگر کوئی حاضر ہوتا ہے، ایک دفعہ بھی حاضر ہوتا ہے اگر آپ کو اللہ سے محبت ہے تو پیار کی نظر ڈالنی چاہئے اس پر اور کوشش کرنی چاہئے کہ اس کو اور قریب کریں اور اس کو بتائیں کہ الحمد للہ تمہیں دیکھ کر بہت ہی خوشی ہوتی ہے۔ تم اٹھے، تکلیف کی ہے، پہلے عادت نہیں تھی۔ اب آ گئے ہو 'بسم اللہ جی آیاں نوں' کہو اس کو اور اس کو پیار کے ساتھ سینے سے لگائیں تاکہ آپ کے ذریعے سے اور آپ کے اخلاص کے اظہار کے ذریعے سے وہ ہمیشہ کے لئے خدا کا ہو جائے۔

یہ وہ طریق ہے جس سے آپ اپنے گھر میں اپنے بچوں کی بہت عمدہ تربیت کر سکتے ہیں۔ جب وہ صبح اٹھتے ہیں تو ان کو پیار اور محبت کی نظر سے دیکھیں، ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ ان کو بتائیں کہ تم جو اٹھے ہو تو خدا کی خاطر اٹھے ہو اور ان سے یہ گفتگو کیا کریں کہ بتاؤ آج نماز میں تم نے کیا کیا۔ کیا اللہ سے باتیں کیں، کیا دعائیں کیں اور اس طریق پر ان کے دل میں بچپن ہی سے خدا تعالیٰ کی محبت کے بیج مضبوطی سے گاڑے جائیں گے یعنی جڑیں ان کی مضبوط ہونگی۔ ان میں وہ تمام صلاحیتیں جو خدا کی محبت کے بیج میں ہوا کرتی ہیں وہ نشو و نما پا کر کونپلیں نکالیں گی۔

پس رمضان اس پہلو سے کاشتکاری کا مہینہ ہے۔ آپ نے بچوں کے دلوں میں خدا کی محبت کے بیج بونے ہیں۔ اس طریق پر ان کی آبیاری کرنی ہے یعنی روزمرہ ان کو نیک باتیں بتا بتا کر کہ ان بیجوں سے بڑی سرسبز خوشنما کونپلیں پھوٹیں اور رفتہ رفتہ وہ بچے ایک شجرہ طیبہ کی صورت اختیار کر جائیں جس کی جڑیں تو زمین میں پیوستہ ہوتی ہیں مگر شاخیں آسمان سے باتیں کرتی ہیں۔

تو رمضانِ مبارک کو روزوں کے لحاظ سے جیسے گزارنا ہے وہ تو عام طور پر سب جانتے ہی ہیں مگر میں ان فائدوں پر نگاہ رکھ رہا ہوں جو رمضان میں خاص طور پر ہجوم کر کے آ جاتے ہیں اور اس وقت آپ اس ہجوم سے استفادہ کریں اور زیادہ سے زیادہ برکتیں لوٹ لیں۔ یہ مقصد ہے اس نصیحت کا جس کے لئے میں آج آپ کو متوجہ کر رہا ہوں۔ بعض لوگ جانتے ہیں کنکوے اڑائے جاتے ہیں مگر بسنت میں جو کنکووں کے اڑنے کا عالم ہے وہ چیز ہی اور ہو جاتی ہے۔ پس خدا کی یادوں کے لئے یہ مہینہ بسنت بن گیا ہے اور بار بار ذکر الٰہی کے جو گیت ہیں وہ گھر گھر سے بلند ہوتے ہیں۔ مختلف وقتوں میں اٹھتے ہیں، صبح و شام تلاوت کی آوازیں آتی ہیں اور طرح طرح سے انسان اللہ کی یاد کو زندہ اور تازہ اور دائم کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ جو یاد آئے وہ پھر ہاتھ سے نکل نہ جائے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷/جنوری ۱۹۹۷ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل جلد ۴ شمارہ ۱۰، ۷/مارچ ۱۹۹۷ء)

بقیہ: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی دعائیں از صفحہ نمبر ۴

تینتیسویں دعا

"رَبِّ لَا تَرِنِی زَلْزَلَةَ السَّاعَة رَبِّ لَا تَرِنِی مَوْتَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ"۔(صفحہ ۵۴۲)

(ترجمہ): اے میرے رب مجھے قیامت کا زلزلہ نہ دکھلا۔ اے میرے رب ان میں سے کسی کی موت مجھے نہ دکھا۔

چونتیسویں دعا

"رَبِّ اَرِنِیْ زَلْزَلَةَ السَّاعَة"۔(صفحہ ۵۵۰)

(ترجمہ): خدایا مجھے وہ زلزلہ دکھا جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہو۔

پینتیسویں دعا

"رَبِّ اَرِنِیْ اٰیَةً مِّنَ السَّمَاءِ"۔(صفحہ ۵۴۳)

(ترجمہ): اے میرے رب مجھے آسمان سے ایک نشان دکھا۔

چھتیسویں دعا

"رَبِّ سَلِّطْنِیْ عَلَی النَّارِ"۔(صفحہ ۵۴۸)

(ترجمہ): اے میرے خدا مجھے آگ پر مسلط کردے۔

سینتیسویں دعا

"یااللہ رحم کر"۔(صفحہ ۶۵۹)

اڑتیسویں دعا

"رَبِّ اَخْرِجْنِیْ مِنَ النَّارِ"۔(صفحہ ۶۶۹)

(ترجمہ): اے میرے رب مجھے آگ سے نکال۔

اُنتالیسویں دعا

"اِشْفِنِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَارْحَمْنِیْ"۔(صفحہ ۵۵۲)

(ترجمہ): اے خدا مجھے اپنی طرف سے شفا بخش اور رحم نازل کر۔

چالیسویں دعا

"رَبِّ لَا تُضَیِّعْ عُمُرِیْ وَ عُمُرَهَا وَاحْفَظْنِی مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ تُرْسَلُ اِلَیَّ"۔(صفحہ ۵۵۲)

(ترجمہ): اے میرے رب میری اور اس کی عمر کو ضائع نہ کر اور مجھے ان تمام آفات سے محفوظ رکھ جو میری طرف بھیجی جائیں۔

اکیالیسویں دعا

"رَبِّ فَرِّقْ بَیْنَ صَادِقٍ وَ كَاذِبٍ. اَنْتَ تَرٰی كُلَّ مُصْلِحٍ وَ صَادِقٍ"۔(صفحہ ۵۱۰)

(ترجمہ): اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا۔ تو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے۔

بیالیسویں دعا

"رَبِّ اَرِنِی اَنْوَارَكَ الْكُلِّیَّة"۔(صفحہ ۵۶۵)

(ترجمہ): اے میرے رب مجھے اپنے تمام انوار دکھا۔

تینتالیسویں دعا

"رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا اِنَّا كُنَّا خَاطِئِیْن"۔

(صفحہ ۵۸۸)

(ترجمہ): اے ہمارے رب ہمارے گناہ بخش کہ ہم خطا پر تھے۔

چوالیسویں دعا

"رَبِّ عَلِّمْنِیْ مَا هُوَ خَیْرٌ عِنْدَكَ"۔(صفحہ ۶۰۲)

(ترجمہ): اے میرے خدا مجھے وہ سکھلا جو تیرے نزدیک بہتر ہے۔

پینتالیسویں دعا

"اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ"

(صفحہ ۶۰۴)

چھیالیسویں دعا

"رَبِّ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْن"۔

(صفحہ ۶۰۹)

(ترجمہ): اے میرے خدا اسلام پر مجھے وفات دے اور صالحین کے ساتھ مجھے ملا۔

سینتالیسویں دعا

"رَبِّ لَا تُبْقِ لِیْ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ ذِكْرًا".

(صفحہ ۶۱۴)

(ترجمہ): اے میرے رب میرے لئے رسوا کرنے والی چیزوں میں سے کوئی باقی نہ رکھ۔

اڑتالیسویں دعا

"رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِیْنَ دَیَّارًا"۔(صفحہ ۶۲۵)

(ترجمہ): اے میرے رب زمین پر کافروں میں کوئی باشندہ نہ چھوڑ۔

اُنچاسویں دعا

"رَبِّ زِدْ فِیْ عُمُرِیْ فِیْ عُمُرِ زَوْجِیْ زِیَادَةً خَارِقَ الْعَادَةِ"۔(صفحہ ۳۸۰)

(ترجمہ): اے میرے رب میری عمر میں اور میرے ساتھی کی عمر میں خارق عادت زیادتی فرما۔

پچاسویں دعا

"رَبِّ احْفِظْنِی فَاِنَّ الْقَوْمَ یَتَّخِذُوْنَنِی سُخْرَةً"

(صفحہ ۶۲۶)

(ترجمہ): اے میرے رب میری حفاظت کر کیونکہ قوم نے مجھے ہنسی اور تمسخر کی جگہ ٹھہرالیا۔

اکیاونویں دعا

"رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَهُمْ"۔(صفحہ ۶۴۷)

(ترجمہ): اے خدا ہم میں اور ہمارے دشمنوں میں فیصلہ کر۔

باونویں دعا

"یااللہ اب شہر کی بلائیں بھی ٹال دے"۔

(صفحہ ۶۵۳)

ترپینویں دعا

"اے ازلی ابدی خدا مجھے زندگی کا شربت پلا"

(صفحہ ۶۵۸)

چونویں دعا

"اَصْلِحْ بَیْنِی وَ بَیْنَ اِخْوَتِی"۔(صفحہ ۶۶۳)

(ترجمہ): اے میرے خدا مجھ میں اور میرے بھائیوں میں اصلاح کر۔

پچپنویں دعا

"رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ" (صفحہ ۶۷۰)

(ترجمہ): اے میرے رب مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا۔

چھپنویں دعا

"رَبِّ اجْعَلْنِی غَالِبًا عَلٰی غَیْرِی"۔(صفحہ ۶۷۱)

(ترجمہ): اے میرے رب مجھے غیر پر غالب کردے۔

ستاونویں دعا

"رَبِّ ارْحَمْنِی اِنَّ فَضْلَكَ وَ رَحْمَتَكَ یُنْجِی مِنَ الْعَذَابِ"۔(صفحہ ۶۷۹)

(ترجمہ): اے میرے رب مجھ پر رحم فرما کہ تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے نجات دیتے ہیں۔

اٹھاونویں دعا

"رَبِّ اَجْزِهٖ جَزَاءً اَوْفٰی"۔(صفحہ ۴۷۵)

(ترجمہ): اے رب اسے پوری پوری جزا دے۔

انسٹھویں دعا

"رَبِّ هَبْ لِیْ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً".(صفحہ ۶۸۵)

(ترجمہ): اے میرے رب مجھے پاک ذریت عطا فرما۔

دعائیہ فقرات

یہ وہ دعائیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں پائی جاتی ہیں اور جو دنیا کی بلاؤں مصیبتوں اور غموں سے نجات پانے کا ایک مؤثر ذریعہ ہیں۔ ان کے علاوہ چار دعائیہ فقرات بھی ہیں۔ چنانچہ

پہلا دعائیہ فقرہ جو الہام کے ذریعہ نازل ہوا یہ ہے کہ:

"اے عبدالحکیم خدا تعالیٰ تجھے ہر ایک ضرر سے بچاوے۔ اندھا ہونے اور مفلوج ہونے اور مجذوم ہونے سے"۔(صفحہ ۶۱۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: "میرے دل میں ڈالا گیا کہ عبدالحکیم میرا نام رکھا گیا ہے"۔

دوسرا دعائیہ فقرہ جو الہام کے ذریعہ نازل ہوا یہ ہے کہ:

"اے میرے اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے"۔(صفحہ ۶۴۸)

تیسرا دعائیہ فقرہ یہ ہے کہ:

"خدا قاتل تو باد و مرا از شر تو محفوظ دارد"۔

(صفحہ ۵۹۸)

یعنی اے دشمن تو جو تباہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے خدا تجھے تباہ کرے اور تیرے شر سے مجھے محفوظ رکھے۔

چوتھا دعائیہ فقرہ یہ ہے کہ:

"خدا تمہیں سلامت رکھے"۔(صفحہ ۵۶۵)

شکر باری تعالیٰ

ان کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں "شکر باری تعالیٰ" کے موضوع پر مشتمل چند کلمات بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ ایک طبعی بات ہے کہ جب انسان اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مشکلات سے یا بیماریوں آفات اور مصائب سے نجات پاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہے۔ اور گو ہر انسان اپنی زبان میں بھی اللہ تعالیٰ کا شکر کر سکتا ہے اور لوگ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہی رہتے ہیں۔ مگر الہام الٰہی نے جن الفاظ کا انتخاب کیا ہے وہ بے حد مؤثر ہیں اور ہمیں چاہئے کہ علاوہ اپنی زبان سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے ان الفاظ سے بھی اپنی زبانوں کو تر رکھیں۔ وہ الہامات یہ ہیں:

☆...... اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْحَزَنَ وَ اٰتَانِی مَا لَمْ یُؤْتَ اَحَدٌ مِنَ الْعَالَمِیْنَ۔

(صفحہ ۱۸۸ و ۶۰۷)

(ترجمہ): اس خدا کی تعریف ہے جس نے میرا غم دور کیا اور مجھ کو وہ چیز دی جو اس زمانہ کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی گئی۔

☆...... "اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ النَّارِ"

(صفحہ ۶۶۹)

(ترجمہ): سب تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے مجھے آگ سے نکالا"۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل قادیان دارالامان۔ ۱۳؍ و ۱۵؍ ستمبر ۱۹۳۶ء)

ہماری زندگی اور بقا کا راز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

"میں نے ایک خطبہ میں بتایا تھا کہ ہم وہ جماعت ہیں جو ظلم کے تسلسل کو کاٹ دیتی ہے۔ جب ہم پر ظلم ہوتا ہے اور ہم جواب میں ظلم نہیں کرتے۔ ایک بند ہے جہاں ظلم ٹکراتا ہے اور پسپا ہو جاتا ہے۔ آگے نہیں ہم جانے دیتے۔ اور ہم نے کیا سمجھنا اور کیا سوچنا اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ جماعت نے نہایت وفا کا نمونہ اپنے رب سے دکھایا بڑے مشکل حالات میں۔

ہماری زندگی اس بات میں ہے کہ ہم خود کو زندہ نہ سمجھیں، ہماری بقا اور حیات کا راز اس بات میں مضمر ہے کہ ہم نہ زندہ ہیں نہ باقی ہیں جب تک اللہ تعالیٰ جو حی و قیوم ہے اپنی حیات سے ہمیں سہارا نہ دے اپنی قیومیت سے ہمیں سہارا نہ دے......"

(خطاب برموقعہ مجلس مشاورت ۱۹۶۹ء)

IMMIGRATION LAW, ASYLUM,
NATIONALITY, IMMIGRATION APPEALS
& EMPLOYMENT LAW MATTERS
THAMES LAW CHAMBERS
Immigration & Employment
Argyll House All Saints Passage
Wandsworth High Street
London SW18 1EP
Tel: 020 8874 7008 + 8877 9393
Fax: 020 8874 0665. Mobile: 0958 440790

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 0181-553-3611

سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں

(عبدالماجد طاہر۔ لندن)

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں آنحضرت ﷺ نے اپنے ساتھیوں کا ہجوم دیکھا جس میں ایک شخص پر سایہ کیا جارہا تھا۔ حضورؐ نے سبب پوچھا تو عرض کی گئی کہ روزہ دار کو سایہ کیا جارہاہے۔ رسول اللہؐ نے بڑے جلال سے فرمایا ”لیس من البر الصوم فی السفر“ کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ (بخاری کتاب الصوم باب قول النبیؐ لمن ظلل علیہ واشتدالحر لیس من البر الصوم فی السفر)

اسی طرح کا ایک اور واقعہ بھی حدیث میں آتا ہے کہ حضورؐ ایک شخص کے پاس سے گزرے جس پر پانی پھینکا جارہا تھا۔ حضورؐ نے صحابہؓ سے ازراہ شفقت پوچھا تمہارے ساتھی کو کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا کہ روزہ دار ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا یہ نیکی کی بات تو نہیں کہ تم سفر میں روزہ رکھو۔ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی اس رخصت سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے جو اس نے تم کو عطا کی ہے۔ پس اس رخصت کو قبول کرو“۔

(سنن نسائی کتاب الصوم)

آنحضرت ﷺ خود مسافر کا روزہ کھلوادیا کرتے تھے۔ عمروؓ بن امیہ ضمری بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرتؐ کی خدمت میں ایک سفر سے حاضر ہوا۔ حضورؐ نے فرمایا ”ابوامیہؓ کھانے کا انتظار کرو“۔ میں نے کہا حضورؐ میں تو روزے سے ہوں۔ آپؐ نے ازراہ محبت فرمایا ”ادھر میرے قریب آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ مسافر کو اللہ تعالیٰ نے روزہ سے رخصت دی ہے اور آدھی نماز بھی اسے معاف کی ہے“۔ (سنن نسائی کتاب الصوم)

چنانچہ صحابہ کرام سفر میں روزہ نہیں رکھا کرتے تھے بلکہ روزہ رکھنا معیوب خیال کرتے تھے۔

☆......حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ رمضان میں سفر میں روزہ رکھنے والا (خدا کے حکم کی نافرمانی کے لحاظ سے) اس شخص کی طرح ہے جو گھر میں رہ کر (بلا عذر) روزہ نہیں رکھتا۔ (سنن ابن ماجہ)

محمد بن کعب بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت انسؓ بن مالک خادم رسولؐ کے پاس رمضان کے مہینہ میں آیا۔ آپ سفر پر جانے والے تھے۔ سواری تیار کی گئی۔ آپ نے کھانا منگوا کر تناول فرمایا۔ میں نے پوچھا کیا یہ سنت رسولؐ ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ یہ سنت ہے اور پھر آپ سفر پر تشریف لے گئے۔ (سنن ترمذی)

صحابہ کرام کے بعد تابعین کرام کا بھی یہی طریق تھا کہ سفر میں روزہ نہیں رکھتے تھے اور مسافر کا روزہ کھلوادیا کرتے تھے۔

مشہور تابعی ابوقلابہ بزرگ عالم تھے۔ ایک سفر میں آپ کے ساتھ کوئی شخص تھا جب کھانے کا وقت آیا تو اس نے کہا میں روزہ سے ہوں۔ ابوقلابہ نے کہا ”اللہ نے مسافر کو آدھی نماز معاف کی اور سفر کے روزہ سے رخصت دی ہے اس لئے تم میرے ساتھ کھانا کھالو اور روزہ کھول دو۔ چنانچہ وہ شخص آپ کے ساتھ کھانے میں شریک ہوا“۔

(سنن نسائی کتاب الصوم)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں:

”بیان کیا مجھ سے عبداللہ سنوریؓ نے اوائل زمانہ کی بات ہے کہ ایک دفعہ رمضان کے مہینہ میں کوئی مہمان یہاں حضرت صاحب کے پاس آیا۔ اسے اس وقت روزہ تھا۔ اور دن کا زیادہ حصہ گزر چکا تھا۔ بلکہ شاید عصر کے بعد کا وقت تھا۔ حضرت صاحب نے اسے فرمایا ”آپ روزہ کھول دیں“۔ اس نے عرض کیا کہ اب تھوڑا دن رہ گیا ہے اب کیا کھولنا۔ حضور نے فرمایا آپ سینہ زوری سے خدا تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتے ہیں؟ خدا تعالیٰ سینہ زوری سے نہیں بلکہ فرمانبرداری سے راضی ہوتا ہے۔ جب اس نے فرمایا کہ مسافر روزہ نہ رکھے تو نہیں رکھنا چاہئے۔ اس پر اس نے روزہ کھول دیا“۔

(سیرت المہدی حصہ اول روایت ۱۷۷)

اسی طرح آپ لکھتے ہیں کہ:

”حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ لاہور سے کچھ احباب رمضان میں قادیان آئے۔ حضرت صاحب کو اطلاع ہوئی تو آپ مع کچھ ناشتہ کے ان سے ملنے کے لئے مسجد میں تشریف لائے۔ ان دوستوں نے عرض کیا کہ ہم سب روزے سے ہیں۔ آپ نے فرمایا ”سفر میں تو روزہ ٹھیک نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رخصت پر عمل کرنا چاہئے۔ چنانچہ ناشتہ کروا کے ان کے روزے تڑوادئے“۔

(سیرت المہدی حصہ دوم، روایت ۳۷۸)

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ:

”ماہ رمضان میں ایک دوست قادیان تشریف لائے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اندر سے شربت منگوایا تو اس دوست نے عرض کیا کہ روزہ رکھا ہوا ہے۔ حضور نے روزہ کھلوادیا اور دو خادموں کو حکم دیا کہ مسجد اقصیٰ کے کنوئیں پر لے جا کر انہیں نہلائیں اور سر پر پانی کے کم از کم ایک سو بوکے ڈالیں۔ چنانچہ حضورؑ کے ارشاد کی تعمیل کی گئی۔ وہ دوست بتاتے تھے کہ جب ان کے سر پر پانی گرایا جارہا تھا تو انہیں یوں محسوس ہوتا تھا جیسے ان کے جسم سے آگ نکل رہی ہے۔ اگلے روز خبر آئی کہ دو مسافر شدید گرمی اور پیاس کے باعث روزہ کی حالت میں جاں بحق ہوگئے لیکن انہوں نے روزہ کھولنا گوارا نہ کیا“۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ سفر کے لئے روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟ تو اس پر آپؑ نے فرمایا کہ:

”قرآن کریم سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ”فمن کان منکم مریضا او علیٰ سفر فعدۃ من ایام اُخر۔ یعنی مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ اس میں امر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کو اختیار ہو نہ رکھے۔ میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہ رکھنا چاہئے اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں اس لئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی حرج نہیں مگر ”فعدۃ من ایام اُخر“ کا پھر بھی لحاظ رکھنا چاہئے۔ سفر میں تکالیف اٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زور بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے۔ اس کو اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا۔ یہ غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں امر اور نہی میں سچا ایمان ہے“۔

(الحکم ۲۶/ جنوری ۱۸۹۹ء)

ایک اور موقع پر آپؑ نے فرمایا:

”اگر ریل کا سفر ہو، کوئی تکلیف کسی قسم کی نہ ہو تو رکھے ورنہ خدا تعالیٰ کی رخصت سے فائدہ اٹھائے“۔ (الحکم ۲۴/ دسمبر ۱۹۰۰ء)

پھر ایک اور موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرمادیا ہے کہ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزہ رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ نجات فضل سے ہے اور اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی شخص نجات حاصل نہیں کرسکتا۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا“۔

(البدر ۱۷/ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

”بعض بیماریاں ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں انسان اپنے سارے کام کرتا پھرتا ہے۔ ایسا شخص بیمار نہیں سمجھا جاتا۔ اسی طرح اس شخص کا سفر بھی جو ملازم ہونے کی وجہ سے سفر کرتا ہے، سفر نہیں گنا جاسکتا۔ اس کا سفر تو ملازمت کا حصہ ہے۔ اسی طرح بعض بیماریاں ہوتی ہیں جن میں انسان سارے کام کرتا رہتا ہے۔ فوجیوں میں بھی ایسے ہوتے ہیں جو ان بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں مگر وہ سارے کام کرتے رہتے ہیں۔ چند دن پیچش ہو جاتی ہے مگر اس وجہ سے وہ ہمیشہ کے لئے کام کرنا چھوڑ نہیں دیتے۔ پس اگر دوسرے کاموں کے لئے وقت نکل آتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ایسا مریض روزے نہ رکھ سکے۔ اس قسم کے بہانے محض اس وجہ سے ہوتے ہیں کہ ایسے لوگ دراصل روزہ رکھنے کے خلاف ہوتے ہیں۔ بے شک یہ قرآنی حکم ہے کہ سفر کی حالت میں اور اسی طرح بیماری کی حالت میں روزے نہیں رکھنے چاہئیں۔ اور ہم اس پر زور دیتے ہیں تا قرآنی حکم کی ہتک نہ ہو مگر اس بہانہ سے فائدہ اٹھا کر جو لوگ روزہ رکھ سکتے ہیں اور پھر وہ روزہ نہیں رکھتے یا ان سے کچھ روزے رہ گئے ہوں اور وہ کوشش کرتے تو انہیں پورا کرسکتے تھے لیکن ان کو پورا کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو وہ ایسے ہی گنہگار ہیں جس طرح وہ گنہگار ہے جو بلاعذر رمضان کے روزے نہیں رکھتا۔ اس لئے ہر احمدی کو چاہئے کہ جتنے روزے اس نے غفلت یا کسی شرعی عذر کی وجہ سے نہیں رکھے وہ انہیں بعد میں پورا کرے“۔

(الفضل ۱۶/ اگست ۱۹۳۸ء)

پس وہ تمام لوگ جن کی ڈیوٹی ہی سفر سے متعلق ہو جیسے ریلوے گارڈ، ڈرائیور، پائلٹ، سفری ایجنٹ اور روزمرہ اپنے کاموں کے سلسلہ میں سفر کرنے والے یہ سب مقیم کے حکم میں ہونگے اور رمضان کے روزے رکھیں گے۔

دائمی مریض اور مسافر

دائمی مریض اور مسافر کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

”جن بیماروں اور مسافروں کو امید نہیں کہ کبھی پھر روزہ رکھنے کا موقع مل سکے۔ مثلاً ایک بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل بسبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی اور سال پھر اسی طرح گزر جائے گا ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے۔ اور فدیہ دیں۔ فدیہ صرف شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے۔ باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں ہے کہ صرف فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جا سکے۔ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھولنا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ میری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ان کو ہی ہدایت دی جائے گی“۔

(فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۸۳)

روزہ رکھ کر سفر شروع کرنا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”سفر کے متعلق میرا عقیدہ اور خیال یہی ہے ممکن ہے بعض فقہاء کو اس سے اختلاف ہو کہ جو سفر سحری کے بعد شروع ہو کر شام کو ختم ہو جائے وہ روزہ کے لحاظ سے سفر نہیں۔ سفر میں روزہ رکھنے سے شریعت روکتی ہے۔ مگر روزوں میں سفر کرنے سے نہیں روکتی۔ پس جو سفر روزہ رکھنے کے بعد شروع ہو کر افطاری سے پہلے ختم ہو جائے وہ روزہ کے لحاظ سے سفر نہیں، روزہ میں سفر ہے، سفر میں روزہ نہیں“۔

(الفضل ۲۵/ ستمبر ۱۹۳۲ء)

سفر میں روزے کی چار صورتیں ہو سکتی ہیں:

(۱)......اگر سفر جاری ہو یعنی پیدل یا سواری پر اور چلتا جا رہا ہو تو روزہ نہ رکھا جائے۔ کیونکہ اس صورت میں روزہ چھوڑنا ضروری ہے۔

(۲)......اگر سفر کے دوران کسی جگہ رات کو ٹھہرنا ہے اور سہولت میسر ہے تو روزہ رکھا جا سکتا ہے۔ یعنی روزہ رکھنے اور نہ رکھنے دونوں کی اجازت ہے جبکہ دن بھر وہاں قیام ہے۔

(۳)...... سحری کھانے کے بعد گھر سے سفر شروع ہو اور افطاری سے پہلے پہلے سفر ختم ہو جائے یعنی گھر واپس آجانے کا ظن غالب ہو تو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے دونوں کی اجازت ہے۔

(۴)......اگر دوران سفر کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنا ہے تو وہاں سحری کا انتظام کیا جائے اور روزہ رکھا جائے۔

سفر کی حد کیا ھے؟

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: "میرا مذہب یہ ہے کہ انسان بہت دقتیں اپنے اوپر نہ ڈال لے۔ عرف میں جس کو سفر کہتے ہیں خواہ وہ دو تین کوس ہی ہو اس میں قصر و سفر کے مسائل پر عمل کرے۔ "اِنّماالاَعمالُ بالنّیات" بعض دفعہ ہم دو دو تین تین میل اپنے دوستوں کے ساتھ سیر کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں مگر کسی کے دل میں یہ خیال نہیں آتا کہ ہم سفر میں ہیں لیکن جب انسان اپنی گٹھڑی اٹھا کر سفر کی نیت سے چل پڑتا ہے تو وہ مسافر ہوتا ہے۔ شریعت کی بنا دقت پر نہیں ہے۔ جس کو تم عرف میں سفر سمجھو وہی سفر ہے۔ اور جیسا کہ خدا کے فرائض پر عمل کیا جاتا ہے ویسا ہی اس کی رخصتوں پر عمل کرنا چاہئے۔ فرض بھی خدا کی طرف سے ہیں اور رخصت بھی خدا کی طرف سے"۔

(الحکم جلد ۵، ۱۷/ فروری ۱۹۰۱ء ص ۱۳)

حضور علیہ السلام نے حضرت پیر سراج الحق صاحبؓ کے نام ایک خط میں فرمایا:

"من کان منکم مریضاً اَو علیٰ سفرٍ فَعدةٌ مِن ایّام اُخَر. اگر تم مریض ہو یا کسی سفر قلیل یا کثیر پر ہو تو اسی قدر روزے اور دنوں میں رکھ لو۔ سو اللہ تعالیٰ نے سفر کی کوئی حد مقرر نہیں کی اور نہ احادیث نبوی میں حد پائی جاتی ہے۔ بلکہ محاورہ عام میں جس قدر مسافت کا نام سفر رکھتے ہیں وہی سفر ہے۔ ایک منزل (سے) جو کم حرکت ہو اس کو سفر نہیں کہا جا سکتا"۔

(مکتوبات جلد پنجم نمبر ۵ صفحہ ۸۱)

روزہ
یا محض بھوک پیاس؟

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

اب یہ دو باتیں ہیں جو بیان فرمائی گئی ہیں ۔ جھوٹ بولنے سے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے، ان میں کیا فرق ہے ؟۔ بعض لوگ تو عادتاً جھوٹ بول دیتے ہیں۔ ایک بات اس کا خاص مقصد حاصل کرنا نہیں ہوتا بلکہ صرف اپنی شیخی ہوتی ہے بعض دفعہ۔ بعض دفعہ دلچسپ بات کرنے کا شوق ان سے جھوٹ بلواتا ہے۔ جو واقعہ نہیں ہوا ہوتا وہ اپنی طرف اپنے تجارب کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ لیکن اس کے نتیجے میں دوسرے کو صرف اتنا دھوکہ لگتا ہے کہ آدمی بڑا ہوشیار ہے مگر اور نقصان نہیں پہنچتا۔ مگر یہ جھوٹ یہاں نہیں رہا کرتا۔ جو شخص ایسا جھوٹ بولے پھر وہ جھوٹ اس کے عمل میں داخل ہوتا ہے اور اس کی ساری زندگی کو جھوٹا بنا دیتا ہے۔ وہ کمائی جھوٹ کی کرتا ہے۔ وہ خطروں سے بچتا ہے تو جھوٹ کی پناہ میں آکر بچتا ہے۔ وہ تمنائیں کرتا ہے تو اس کی تمناؤں میں جھوٹ اس کا مددگار بن جاتا ہے اور اس کے اعمال میں رچ بس جاتا ہے۔ یہ وہ جھوٹ ہے جس کی حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے توجہ دلائی کہ رمضان میں اس بدبخت چیز کو چھوڑو اور اگر اس کو نہیں چھوڑو گے تو یہ رمضان تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے گا۔

جھوٹ سے نجات حاصل کرنا ایک وقت کے فیصلے کی بات نہیں ہے۔ باشعور طور پر آپ کو اپنے ہر فیصلے کی نگرانی کرنی ہوگی۔ فرمایا اللہ کو کیا دلچسپی ہے کہ تم بھوکے رہو۔ رہو نہ رہو خدا تو رازق ہے، خدا تو احسان کرنے آیا ہے۔ بھوک اگر کسی نیکی کا پیش خیمہ بنتی ہے۔ اگر بھوک خدا کی خاطر ہے اور اس کے نتیجے میں اللہ سے کوئی تعلق باندھتی ہو تو پھر یہ بھوک پیاری ہے ورنہ فی ذاتہ بھوک کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اس نصیحت کو پکڑیں اور اس نصیحت سے اپنے سفر کا آغاز کریں کیونکہ اکثر جو نومبائعین ہیں ان کو تو میں نے سچا ہی دیکھا ہے، خصوصاً یورپ میں اکثر لوگ سچ کے ہی عادی ہیں۔ یہ بدقسمتی ہے بعض تیسرے درجے کی دنیا کی جس میں افریقہ بھی شامل ہے پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، ایسے لوگ ہیں بڑا ہی جھوٹ بولتے ہیں اور روزمرہ کی چھوٹی چھوٹی باتوں میں جھوٹ کا سہارا لئے بغیر آگے بڑھ ہی نہیں سکتے۔ ان کے سیاست دان بھی جھوٹے، ان کے پولیس کارندے بھی جھوٹے، ان کی سول سروس والے بھی جھوٹے، ان کے تقویٰ انصاف قائم کرنے والے بھی جھوٹے، ان کے مانگنے والے بھی جھوٹے، ان کے دینے والے بھی جھوٹے، اتنا جھوٹ ہے کہ ایسی وبا جھوٹ کی شاید ہی دنیا میں کبھی کبھی دنیا پر بلا کے طور پر اتری ہو۔ تو رمضان کا مہینہ ہے سب سے پہلے وہ لوگ جو ایسے ملکوں سے یہاں آئے ہیں یا دوسرے ملکوں میں گئے ہیں جہاں جھوٹ نہیں ہے وہ پہلے اپنے نفس کی تو اصلاح کر لیں۔ بھوکے رہیں گے اور جھوٹ بھی بولیں گے تو بھوکے رہنا سب کچھ باطل ہو جائے گا۔ مفت کا عذاب ہے، گناہِ بے لذت ہے۔ یعنی یوں کہنا چاہئے، ثواب ہے جو تکلیف دہ ثواب ہے لیکن ثواب نہیں ملتا۔ ایسا ثواب ہے جو فرضی ثواب ہے تکلیف چھوڑ جاتا ہے ثواب نہیں ہوتا۔ تو اس کا کیا فائدہ"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳/فروری ۱۹۹۵ء۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۷/مارچ ۱۹۹۵ء)

وقف جدید کا مالی سال ۱۹۹۹ء

وقف جدید کا مالی سال ۳۱/دسمبر ۱۹۹۹ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ جنہوں نے ابھی تک کسی وجہ سے اپنے وعدہ کے موافق پوری ادائیگی نہیں کی وہ سال ختم ہونے سے پہلے پہلے ادائیگی فرمادیں اور جو ابھی تک اس بابرکت تحریک میں شمولیت سے محروم ہیں وہ اس میں شامل ہو کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اس سلسلہ میں سیکرٹریان وقف جدید خصوصی مساعی بروئے کار لائیں۔

تمام امراء کرام، مبلغین کرام اور صدر صاحبان جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وصولی کی رپورٹ ۲۵/دسمبر ۱۹۹۹ء تک وکالت مال لندن کو پہنچانے کا انتظام فرمادیں۔ جزاء کم اللہ احسن الجزاء۔

(مبارک احمد ظفر
ایڈیشنل وکیل المال۔لندن)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۶/نومبر ۱۹۹۹ء بروز منگل نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرمہ سارہ رحمان صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرحمٰن بٹ صاحب آف لندن کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مکرمہ سارہ رحمٰن صاحبہ بہت مخلص خاتون تھیں اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔ آپ کو لندن آنے کے بعد لجنہ کی جنرل سیکرٹری اور پھر نائب صدر برطانیہ کے طور پر کام کرنے کا موقع ملا۔ حضور انور کے لندن تشریف لانے کے بعد آپ نے خطوط کے جوابات کے سلسلہ میں بہت لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ بعد ازاں آپ کو جواب لکھنے والی خواتین کی ٹیم کا انچارج مقرر کیا گیا۔ جب تک آپ کی صحت نے اجازت دی آپ بہت عمدہ رنگ میں یہ خدمت سرانجام دیتی رہیں۔ مرحومہ اچھی نامہ نگار تھیں۔ علاوہ ازیں خاموشی سے غرباء کی خدمت کرنے والی نیک اور دعا گو خاتون تھیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

اس موقعہ پر حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی:

۱۔ مکرم ملک سعید احمد صاحب ابن مکرم مولا بخش صاحب، امریکہ۔

۲۔ ہومیوپیتھ ڈاکٹر مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر۔ ربوہ۔ آپ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد کے بڑے بھائی اور بطور ہومیوپیتھ ڈاکٹر اور شاعر جماعت میں خوب معروف تھے۔ دعوت الی اللہ اور مالی قربانیوں کے لحاظ سے خدمت دین میں بھرپور حصہ لینے والے پرجوش اور مخلص احمدی تھے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں

آج ہی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 —— FAX: 04504-202

نان —— نان —— نان

ہمارے آٹومیٹک پلانٹ پر حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق اعلیٰ اور معیاری نان تیار کئے جاتے ہیں اور پلاسٹک کی فلم میں seal کئے جاتے ہیں۔ شادی بیاہ اور فیملی پیک پر خاص رعایت۔

برطانیہ اور یورپ میں ڈسٹری بیوٹرز کی ضرورت ہے۔ فری نمونہ کے لئے رابطہ کریں

Shalimar Foods

Tel: 01420 488866 —— Fax: 01420 474799

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع

بیسویں صدی —— کسر صلیب کی صدی

کسر صلیب —— حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عظیم کارنامہ

(نصیر احمد انجم - ربوہ)

(دوسری قسط)

عیسائیت کی شکست خوردہ صورتحال

ایک طرف تو جماعت احمدیہ کے ذریعے اسلام کے روزافزوں غلبہ کا ذکر آپ پڑھ آئے ہیں۔ دوسری طرف خود عیسائی حلقے گواہ ہیں کہ لوگ عیسائیت سے برگشتہ ہو رہے ہیں۔ بائبل پر کڑی تنقید کرتے ہیں۔ خلاف عقل عقائد کو ماننے سے منکر ہیں۔ اور یہ بات عین حقیقت ہے کہ دنیائے عیسائیت کی غالب اکثریت صرف اس وجہ سے عیسائی ہے کہ وہ عیسائی گھر میں پیدا ہوئے اور اس سے زائد عیسائیت کے ساتھ ان کا کوئی تعلق اور ربط نہیں ہے۔ چنانچہ درج ذیل حوالے ہمارے مؤید ہیں:

☆......۱۹۹۶ء میں آسٹریلیا میں جو مردم شماری ہوئی اس کے بعض دلچسپ اعداد و شمار یہ ہیں:

ایک تجزیہ کے مطابق آسٹریلیا کے عیسائیوں کی تعداد نسبتاً گھٹ رہی ہے۔ پچاس سال قبل کی مردم شماری جو ۱۹۴۷ء میں ہوئی تھی اس میں ۸۸ فیصد لوگوں نے اپنے آپ کو عیسائی ظاہر کیا تھا۔ یہ تعداد گر کر ۱۹۹۱ء میں ۷۴ فیصد اور ۱۹۹۶ء میں ۷۱ فیصد ہو گئی۔ ۱۹۹۶ء میں ۱۶ فیصد نے لکھا کہ ان کا کوئی مذہب نہیں اور ۸ء۷۶ نے مذہب کے خانہ کو خالی چھوڑ دیا اور یوں آج کل ۲۵ فیصد آبادی کسی بھی مذہب سے منسلک نہیں ہے۔ اس کے بالمقابل ۱۹۴۷ء میں صرف ۳ء۰ فیصد نے کہا تھا کہ ان کا کوئی مذہب نہیں۔

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل ۱۲/مارچ ۱۹۹۹ء)

عیسائیوں کے علاوہ تعداد کم ہونے کا مسئلہ یہود کو بھی درپیش ہے۔ ورلڈ جیوئش کانگریس نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ آج دنیا میں ۱۳ ملین یہودی ہیں جب کہ ہولوکاسٹ (Holo Caust) یعنی جنگ عظیم دوم سے پہلے ان کی تعداد ۱۶ ملین تھی۔ آسٹریلیا میں ان کی تعداد پچھلے سال سے ۹۰ ہزار پر ٹھہری ہوئی ہے۔ (بحوالہ الفضل انٹرنیشنل)

آسٹریلیا کا غالباً سب سے مؤقر روزنامہ (سڈنی مارننگ ہیرلڈ) اپنے ایک حالیہ اداریہ میں اس بڑھتی ہوئی عیسائی عقائد سے بیزاری پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھتا ہے:

What all this suggests is the conventional understanding of Christmas can no longer enjoy the corrency if one did.The claims made about the meanings of Chtistmas for all people are no longer the claim of all people. Indeed even some Christians have begun to question key aspects of the Christmas story such as whether the account of virgin birth can be taken as literal truth, which were once considered central to its understanding. The meaning people attach to Christmas increasingly a matter of private intuition and reasoning rather than declaration of a creed".

(Sydney Morning Herald 24.12.98)

یعنی ان ساری باتوں سے جو معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کرسمس کو تقلید کے طور پر جو کچھ پہلے سمجھا جاتا تھا اب اس کا رواج نہیں رہا۔ کرسمس کے مدعا کے بارہ میں جو دعوے کئے جاتے تھے کہ یہ سب کے لئے ہے اب یہ سب کا دعویٰ نہیں رہا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ خود بعض عیسائیوں نے کرسمس کے کلیدی پہلوؤں پر سوالات اٹھانے شروع کر دئے ہیں۔ مثلاً یہ کہ آیا بن بیاہی پیدائش کو حرف بحرف سچ تسلیم کیا جاسکتا ہے؟ حالانکہ یہ ایسی باتیں ہیں جو کسی زمانہ میں کرسمس کے عقیدہ کو سمجھنے میں مرکزی حیثیت رکھتی تھیں۔ اب تو لوگ کرسمس کو جو بھی سمجھتے ہیں اس کا تعلق ان کے اپنے وجدان اور عقل سے ہے نہ کہ کسی عقیدہ کے اعلان سے"۔

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل ۱۲/مارچ ۱۹۹۹ء)

یہ حال صرف کرسمس کے تہوار کے متعلق ہی نہیں بڑے اور بنیادی عقائد کی بھی یہی کیفیت ہو رہی ہے۔

ایک حالیہ سروے کے مطابق اگرچہ آسٹریلیا کے ۷۴ فیصد لوگ خدا کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں مگر صرف ۴۲ فیصد یسوع مسیح کی الوہیت اور مُردوں میں سے جی اٹھنے کے قائل ہیں۔ جنت کے وجود کو صرف ۵۳ فیصد مانتے ہیں اور جہنم کو ۳۲ فیصد۔ شیطان کے خارجی وجود کو صرف ۳۳ فیصد تسلیم کرتے ہیں۔ اس خبر پر سڈنی مارننگ ہیرلڈ نے اپنے اداریہ میں یوں تبصرہ کیا ہے:

اس ہفتہ کے آغاز میں ہیرلڈ نے ایک سروے کے جو نتائج شائع کئے تھے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ آسٹریلیا کے شہریوں کا تین چوتھائی حصہ خدا کے وجود پر ایمان رکھتا ہے لیکن نصف سے بھی کم ایسے ہیں جو عیسائیت کے مرکزی عقائد پر ایمان رکھتے ہیں۔ چنانچہ نیشنل چرچ لائف سروے (NCLS) نے ایڈتھ کوون یونیورسٹی پرتھ کے ساتھ مل کر جو سروے کیا ہے اس کے مطابق صرف ۴۳ فیصد یسوع کی خدائی پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ تو معلوم شدہ بات ہے کہ گزشتہ مردم شماری میں ۷۰ فیصد شہریوں نے اپنا مذہب عیسائیت لکھوایا تھا تو پھر یہ اعداد و شمار کیا ظاہر کرتے ہیں؟

پہلی بات تو یہ ہے کہ عیسائی چرچوں کو ایک گھمبیر چیلنج کا سامنا ہے عیسائیت کا اصل مسئلہ اس کے عقائد میں معقولیت کی تلاش ہے۔ Christianity has a plausibility problem یہ ابھی تک کائنات کے اس تصور سے چمٹی ہوئی ہے جو جدید سائنس کی نسبت زمانہ وسطی کے توہمات کے زیادہ قریب ہیں۔ چرچ سکھاتا تو یہ ہے کہ سب کو اپنے دائرہ کے اندر لانا چاہئے لیکن خود اس کا اپنا عمل لوگوں کو اپنے دائرہ سے باہر نکالنے کا ہے۔ (سب سے نمایاں مثال عورتوں کی مذہبی رسومات اور اس کے تنظیمی ڈھانچہ میں بھرپور شمولیت کی ہے)۔ پھر عیسائیت بظاہر جماعت کی وحدت کی اہمیت کو برقرار رکھنے کا دعویٰ کرتی ہے مگر باوجودیکہ اس پر تیسرا ہزار سال شروع ہونے والا ہے یہ کئی گروہوں میں منقسم ہے اور باوجودیکہ ایک مشترکہ مقصد کے ادعا کے انہوں نے اپنے اختلافات حل کرنے کی کوئی راہ اب تک نہیں نکالی ہے۔

دوسری بات جو سروے سے معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ چرچوں کو درپیش چیلنج صرف انہی تک محدود نہیں بلکہ یہ بھی مروجہ مذاہب کا مسئلہ ہے۔ ان سب کی گرفت ڈھیلی پڑ رہی ہے۔ مذکورہ بالا ادارے کے مطابق ۱۶ فیصد سے بھی کم آسٹریلین ایسے ہیں جو مہینہ میں ایک بار بھی چرچ جانے کی تکلیف گوارا کرتے ہیں اور اگر لوگ چرچ نہیں جاتے تو یہ خیال کرنا درست ہوگا کہ وہ چرچ کے قائدین کی باتوں کو بھی کم ہی درخور اعتنا جانتے ہیں نیز وہ اس اخلاقی تعلیم پر معترض ہیں جن کو قبول کرنا وہ دوبھر سمجھتے ہیں۔

(سڈنی مارننگ ہیرلڈ، ۲/اپریل ۱۹۹۹ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل ۲۸/مئی ۱۹۹۹ء)

بائبل کی مشہور اور ۱۲ جلدوں پر مشتمل ضخیم تفسیر میں مسیح کے ظاہری طور پر آسمان سے اترنے کے متعلق یوں تبصرہ کیا گیا ہے:

One mistake however, these early christian men made. They thought that he would come back the same way he went. They watched the skies for his return. They forgot or perhaps they never knew that things seldom come back the way they go, who has watched the sky for Jesus has been disappointed, and so will they always be. He will never come that way.

یعنی ایک غلطی جو ابتدائی عیسائیوں کو لگی وہ یہ تھی کہ انہوں نے خیال کیا کہ مسیح اسی طرح واپس آئے گا جیسے گیا تھا۔ چنانچہ وہ اس کی واپسی کے لئے آسمانوں کی طرف دیکھتے رہے۔ وہ بھول گئے یا شاید وہ جانتے ہی نہ تھے کہ شاذونادر ہی چیزیں اسی طرح واپس آیا کرتی ہیں جیسے وہ جائیں ۔ جن لوگوں نے مسیح کے لئے آسمان پر نگاہ ٹکائی ہوئی ہے وہ اب مایوس ہوئے ہیں اور آئندہ بھی مایوس ہونگے۔ وہ ظاہر طور پر کبھی بھی آسمان سے نہیں آئے گا۔

پس اے حق کے متلاشیو! مبارک ہو کہ ہم اس سعید زمانہ میں آن پہنچے ہیں جس کی خبر اس زمانے کے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان الفاظ میں دی تھی:

"یاد رکھو کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسٰی بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسٰی بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسٰی اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور پھر ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسٰی کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"۔

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۷)

خدا کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ صرف سو سال گزرنے پر ہی توحید کی اس پرسکون فضا کے آثار ہویدا ہو رہے ہیں ۔

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار

خدا کرے اکیسویں صدی میں شرک کی نحوست دُم دبا کر بکلی بھاگ جائے بلکہ فنا ہو جائے اور انسان کل عالم میں اپنے رب کریم کے آستانہ پر جھک جائیں اور دنیا میں صرف ایک ہی کتاب ہو یعنی قرآن مجید اور ایک ہی رسول اور شفیع ہو یعنی حضرت اقدس محمد مصطفٰی ﷺ۔

آمین یا رب العالمین۔

(بشکریہ ماہنامہ خالد ربوہ ستمبر ۱۹۹۹ء)

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,
Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

اذکرو اموتاکم بالخیر

مکرم مرزا محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم

(مرزا محمد ادریس، سابق مبلغ انڈونیشیا۔ حال امریکہ)

خاکسار اپنے والد صاحب مکرم مرزا محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کے حالات زندگی میں سے چند واقعات دعا کی غرض سے لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والد صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان کے نیک اعمال کا وارث بنائے اور ان کے نقش قدم پر چلائے۔ آمین

ہمارے خاندان میں احمدیت ہمارے دادا جان مرزا حسین دینؓ کے قبول احمدیت کی وجہ سے آئی۔ ہمارا گاؤں آڑہ تھا جو کھاریاں ضلع گجرات سے دو میل کے فاصلہ پر تھا۔ اب وہاں چھاؤنی بن چکی ہے۔ ہمارے دادا اپنے گاؤں میں بڑا رعب رکھنے والے، بڑے عقلمند اور سمجھدار مشہور تھے۔ روحانی لحاظ سے پابند نماز، روزہ اور تہجد گزار بزرگ مانے جاتے تھے۔ احمدیت کو قبول کرنے کی سعادت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سفر جہلم کے موقع پر نصیب ہوئی۔ کھاریاں سٹیشن پر جب ریل گاڑی آئی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور مصافحہ کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کا نورانی چہرہ دیکھ کر ایمان لے آئے اور اس طرح ہمارے گاؤں آڑہ میں احمدیت کی بنیاد قائم ہوئی۔ اکثر اوقات غیر احمدیوں کے ساتھ تبلیغ میں مصروف رہتے باوجود اس کے کہ ظاہری علم نہ تھا مگر عقلی دلائل ایسے دیتے تھے کہ کوئی مخالف جواب نہیں دے سکتا تھا۔ کشتی کرنے، بازو پکڑنے اور موگری پھیرنے کے ماہر تھے۔ جوانی کے وقت ایک دفعہ کسی جگہ بارات کے ہمراہ گئے تو وہاں کے لوگوں نے بڑے بڑے وزن کی موگریاں راستے میں رکھی تھیں اور اعلان کیا کہ بارات اس وقت تک گاؤں میں داخل نہیں ہو سکتی جب تک یہ موگریاں کوئی جوان بارات میں سے نکل کر نہ پھیرے۔ تو ہمارے دادا نے سب موگریاں پھیر کر دکھائیں تو سب لوگ حیران رہ گئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ایک سو سال سے کچھ زائد تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی خوبیوں کا ہم کو وارث بنائے۔ آمین۔

ہمارے گاؤں آڑہ میں کوئی سرکاری سکول نہ تھا۔ والد صاحب کے زمانہ میں ایک ہندو نے پرائیویٹ سکول چار جماعتوں کا جاری کیا تھا اس سے والد صاحب نے ایک سال کے قریب تعلیم حاصل کی تھی کہ طاعون کی وجہ سے لوگوں نے دوسری جگہوں پر جانا شروع کر دیا۔ وہ ہندو ماسٹر بھی بیمار ہو گیا اور مدرسہ جو اس نے جاری کیا تھا وہ بھی اس بیماری کی وجہ سے بند ہو گیا۔ والد صاحب کی ظاہری تعلیم کچھ بھی نہ تھی۔ اپنی ذاتی کوشش سے کچھ لکھنا پڑھنا سیکھ لیا۔ سلسلہ کا لٹریچر خرید کر پڑھنے اور ضلع گجرات و جہلم میں ہونے والے مناظروں میں شمولیت کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے دینی علوم میں کافی وسعت حاصل تھی۔ ملازمت کے سلسلہ میں جہاں بھی رہے دعوت الی اللہ کرتے رہے۔

والد صاحب ۱۹۲۵ء میں پہلی دفعہ اپنے بھائی مرزا محمد ابراہیم صاحب کے ساتھ قادیان گئے۔ اس زمانہ میں ابھی ریل گاڑی قادیان نہیں جاتی تھی۔ بٹالہ سے پیدل ہی قادیان تک کا سفر کیا اور اپنے ایک دوست مکرم جمعدار کرم داد خان صاحب کے گھر قیام کیا۔ کرم داد خان صاحب شعبہ حفاظت کے افسر تھے اور ملازمت کے دوران سے والد صاحب کے گہرے دوست تھے انہوں نے والد صاحب کو فرمایا کہ اسمٰعیل یہ وقت پھر نہیں ملے گا۔ حضرت مصلح موعودؓ نماز کے لئے مسجد مبارک تشریف لائیں تو محراب کے پاس حفاظت کے لئے ڈیوٹی دینا۔ نماز مغرب کے بعد مجلس عرفان ہوتی تھی۔ والد صاحب کو حضور کے کندھے، بازو اور پشت مبارک دبانے کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ اور دیگر مواقع پر قادیان جانے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف خدمات کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔ آپ کے تین بیٹوں کو زندگی وقف کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

خاکسار کو مدرسہ احمدیہ، جامعہ احمدیہ میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد بطور مربی بیرون پاکستان بورنیو، یوگنڈا اور انڈونیشیا میں تیس (۳۰) سال سے زائد عرصہ تک خدمت دین کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ خاکسار کے بھائی مرزا محمد افضل سابق مبلغ امریکہ دوبارہ وقف کرنے کے بعد آج کل ربوہ میں دینی خدمات جو ان کے سپرد ہیں بجا لا رہے ہیں۔ خاکسار کے تیسرے بھائی مرزا محمد اکرم بھی واقف زندگی ہیں اور تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ میں کام کر رہے ہیں۔

والد صاحب کو احمدیت کی برکت سے بچپن سے ہی نماز پڑھنے کی عادت تھی۔ فوجی ملازمت کے سلسلہ میں جب راولپنڈی چھاؤنی میں تھے تو مرکز قادیان سے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ کو راولپنڈی بطور مربی بھجوایا گیا۔ حضرت مولانا راجیکی صاحبؓ راولپنڈی میں مقیم رہے۔ والد صاحب چھاؤنی سے مسجد احمدیہ راولپنڈی میں فجر کی نماز سے پہلے ہی پہنچ جاتے۔ سحری کے وقت اٹھتے اور چھاؤنی سے راولپنڈی مسجد تک دوڑتے جاتے۔ نماز اور درس کے بعد پھر دوڑتے ہوئے واپس چھاؤنی آتے کیونکہ پریڈ میں شامل ہونا ہوتا تھا۔ والد صاحب کی خاطر حضرت مولوی صاحب درس لمبا نہیں کرتے تھے۔

جن دنوں والد صاحب کوئٹہ میں ملازم تھے تو مرکز نے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ کو کوئٹہ بھجوایا۔ مولوی صاحب کی جہاں رہائش تھی وہاں پر ہی کھانا آتا تھا۔ گھروں میں کم ہی جا کر کھاتے تھے۔ ایک دن مسجد میں مغرب کی نماز پڑھانے کے بعد مولوی صاحب نے والد صاحب کو فرمایا کہ دوست اصرار کرتے ہیں مگر میں کہیں جا نہیں سکتا مگر اسمٰعیل آپ نے نہیں کہا کہ میرے ساتھ گھر چلو۔ عرض کیا گیا کہ آپ کی تکلیف کو مدنظر رکھتے ہوئے عرض نہیں کر پایا۔ فرمانے لگے تو جاؤ پھر ٹانگہ لے آؤ۔ احباب جماعت کو بتایا کہ آج رات میں نے اپنے دوست اسمٰعیل کے گھر جا کر رہنا ہے اور کل واپس آؤں گا۔ والد صاحب کی اس خوش بختی پر احباب جماعت بڑے حیران ہوئے۔ والد صاحب کسی بزرگ کا قول بیان کرتے تھے کہ یہ مجھ پر صادق آتا ہے:

”میرے جیہاں نکمیاں تائیں روزی دیویں وچ گھر دے۔ جے ہوندا رزق کمائیاں دے اُتے میرے جہے نکھے رُل مر دے“۔

ایک دفعہ غالباً جلسہ سالانہ کے موقع پر والد صاحب قادیان گئے اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ کے گھر بھی ملاقات کے لئے گئے تو مولوی صاحب فرمانے لگے اسمٰعیل میرے دل میں تمہاری محبت ہے اور میں ہمیشہ تمہارے لئے دعا کرتا رہتا ہوں۔ اس کے جواب میں والد صاحب نے کہا کہ مولوی صاحب میں تو جیون کے مانند ہوں اور جیون کی داستان سنائی کہ کسی کے گھر میں کوئی اولاد نہ تھی۔ آخری عمر میں اللہ نے لڑکا دیا۔ ماں باپ نے نام جیون رکھا۔ مراد یہ تھی کہ زندہ رہے، مرے نہیں۔ اکلوتا بیٹا تھا، ناز و نعم میں پلا۔ نہ سکول میں داخل کیا نہ مسجد میں پڑھایا اور نہ کوئی اور ہنر سکھایا۔ ہر نعمت کھانے پینے کو ملے۔ دنوں میں جیون جوان ہو گیا۔ ماں باپ نے بیٹے جیون کی شادی بڑی دھوم دھام سے رچائی۔ خوب خرچ کیا اور خوشی کر کے ماں باپ آگے پیچھے اپنی عمر پوری کر کے فوت ہو گئے۔ اکلوتے بیٹے کی شادی کی خوشی کے موقع پر جو کچھ پاس تھا وہ بھی اور کچھ قرض لے کر خرچ کر گئے۔ جیون کے گھر میں جب دو تین بچے بھی ہو گئے، گھر کا خرچ جیون ادا نہ کر سکے کیونکہ نہ کوئی علم تھا نہ ہنر۔ مزید یہ کہ لاڈ پیار سے عمر گزاری تھی۔ کوئی محنت، مزدوری بھی کرنے کی عادت نہ تھی۔ قرض دینے والے علیحدہ تنگ کر رہے تھے۔ گھر کھانے کو نہ تھا۔ ایسی حالت میں جیون نے کہا:

”بھولی ماں جیون دی جس جیون رکھیا نام۔ چارے گُٹھاں موت ملیاں کوئی آس جیون دی نہ“۔

یعنی میری ماں نے سادگی سے میرا نام تو جیون رکھ لیا مگر ہر طرف سے مجھے موت ہی نظر آتی ہے۔ زندہ رہنے کی کچھ بھی تو امید نہیں۔

حضرت مولانا راجیکی صاحبؓ اس کہاوت کو سن کر خوب ہنسے۔ اس کے بعد جب کبھی ملاقات کا وقت نصیب ہوتا تو ہنس کر فرماتے اسمٰعیل وہ جیون والی بات تو پھر سنائیں۔ خاص طور پر دوسرے احباب کی موجودگی میں ایک تو تعارف کرواتے اور پھر فرماتے ان دوستوں کو بھی وہ جیون والا قصہ سنائیں۔ جب والد صاحب عرض کرتے کہ مولوی صاحب میرا مقصد تو یہ ہے کہ میری حالت اس جیون جیسی ہے کوئی نیک عمل نہیں، نہ کوئی علم ہے اور نہ ہی کوئی ہنر رکھتا ہوں اور پھر یہ کہ جسمانی وجود کے لحاظ سے بھی کمزور ہوں۔ اس لئے میں آپ کی دعا کا بہت ہی محتاج ہوں تو فرماتے اللہ تعالیٰ قبولیت بخشے دعا تو کرتا ہی رہتا ہوں۔

والد صاحب حضرت مصلح موعودؓ اور بعض دوسرے بزرگان کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھتے رہتے تھے۔ حضرت مولانا راجیکی صاحبؓ کی طرف سے بعض اوقات خط کا جواب شعروں کی صورت میں بھی آتا تھا۔ مثلاً ایک خط میں حضرت مولانا راجیکی صاحبؓ والد صاحب کو لکھتے ہیں۔

”میرے مکرم و محترم جناب مرزا محمد اسمٰعیل صاحب خدا تعالیٰ کی ہر رحمت و برکت تاقیامت آپ کے اور آپ کے اہل و عیال اور اولاد اور نسلوں کی شامل حال رہے۔ آمین ثم آمین۔ ثم آمین۔

ثم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خط مل گیا۔ یاد فرمائی کا شکریہ بہت بہت شکریہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر بلا اور ہر ابتلاء سے محفوظ رکھے۔ آمین

میرے پیارے نہایت ہی پیارے
خدا خود تیرے کام سنوارے
ہر ایک نعمت ملے تجھ کو خدا سے
نہ کچھ حاجت رہے ما سوا سے
خدا کافی رہے ہر حال تیرا
رہے خورم سدا ہر بال تیرا
خدا قرضوں سے فارغ حال رکھے
ہمیشہ مال سے پر مال رکھے
تیری اولاد کو دل شاد رکھے
جہاں رکھے انہیں آباد رکھے
ہمیشہ قرض سے ان کو بچائے
ہمیشہ مال و دولت سے بڑھائے
رہے دن رات ان کا عید وانگوں
زبان و دل رہے تحمید وانگوں
رہیں دل شاد سب دو جہاں میں
ملے برکت انہیں ہر کون و مکان میں
خدا سب کو سدا خوشنود رکھے
مصیبت کو سدا نابود رکھے
میاں قدسی دعا کر ہاں دعا کر
ہاں اپنے رب کی ہر دم ثنا کر
دعائیں جو لکھی ہیں سب عطا ہوں
بہ فیض حضرتِ ربّ الوریٰ ہوں

خاکسار
غلام رسول راجیکی
از ربوہ دار الہجرت پاکستان“

والد صاحب نے اٹھہتر سال کی عمر میں وفات پائی۔ موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان کی نیکیوں اور دعاؤں کا وارث بنائے۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر)

رمضان۔ قسمتیں سنوارنے والا مہینہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بد قسمت ہیں۔ ایک وہ جس نے رمضان پایا پھر رمضان گزر گیا اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور گناہ بخشے نہ گئے"۔

یہ جو دو قسم کے انسانوں کا ذکر ہے دراصل یہ اللہ کے تعلق میں لازماً یہی مضمون ہے جو رمضان کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے یہی مضمون ہے جو رمضان کے حوالے سے سمجھانا بہت ضروری تھا۔ اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے یہ جو بات بیان فرمائی ہے کہ والدین کو پایا اور گناہ بخشے نہ گئے اسی حالت میں رمضان گزر گیا یہ بہت ہی گہرا نکتہ ہے جس کا قرآنی تعلیم سے تعلق ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے:

قُل تَعَالوا اتل ما حرّم ربّکم عَلَیکُم اَلّا تُشرکوا به شیئا وبالوالدین احسانا۔

تو کہہ دے کہ آؤ میں تمہیں وہ بات بتاؤں جو خدا تعالیٰ نے حرام کردی ہے تم پر۔ ایک یہ کہ خدا کا شریک نہیں ٹھہرانا۔ اپنی عبادت کو اسی کے لئے خالص کرلو۔ دوسرا یہ کہ ماں باپ سے لازماً احسان کا سلوک کرنا ہے اور ماں باپ کی نافرمانی کر کے خدا کی ناراضگی نہ کما بیٹھنا۔ تو شرک کا مضمون خدا تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا کہ میرا شرک کرو گے تو یہ بہت ہی بڑا گناہ ہوگا۔ حرام کر دیا ہے تم پر۔ لیکن ماں باپ سے جو احسان کرو گے وہ میرا شریک بنانا نہیں ہے۔ شرک سے نیچے نیچے اگر کسی کی عظمت خدا تعالیٰ نے قائم فرمائی ہے تو وہ ماں باپ کے حقوق کی ادائیگی ہی نہیں اس سے بڑھ کر ان سے حسن سلوک کرنا ہے۔

پس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ رمضان شریف میں دو آدمی بڑے بد قسمت ہیں جو نہ خدا کو پا سکیں، نہ ماں باپ کا کچھ کر سکیں۔ رمضان گزر جائے اور ان دو پہلوؤں سے ان کے گناہ نہ بخشے گئے ہوں تو یہ دو الگ الگ چیزیں نہیں، ایک دوسرے کے ساتھ مربوط چیزیں ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اللہ کا سب سے بڑا احسان ہے اور اس احسان میں اور کوئی شریک نہیں ہے۔ یعنی اس نے آپ کو پیدا کیا، اس نے سب کچھ بنایا اور ماں باپ بھی اس میں شریک ہو ہی نہیں سکتے کیونکہ ماں باپ کو بھی اسی نے بنایا اور ماں باپ کو جو توفیق بخشی آپ کو پیدا کرنے کی وہ اسی نے پیدا کی ہے، اپنے طور پر تو کوئی کسی کو پیدا کر ہی نہیں سکتا اپنے زور سے۔ ایک معمولی سا خون کا لوتھڑا بھی انسان پیدا نہیں کر سکتا اگر خدا تعالیٰ نے اس کو ذرائع نہ بخشے ہوں۔

تو پہلا مضمون یہ ہے کہ اللہ خالق ہے اس لئے اس کا شریک ٹھہرانے کا کسی کو کوئی حق نہیں ہے۔ اور سب سے بڑا ظلم ہے کہ خدا جس نے سب کچھ بنایا ہے اس کو نظر انداز کر کے نعمتوں کے شکریے دوسروں کی طرف منسوب کر دئے جائیں۔ پھر اس تخلیق کا اعادہ ماں باپ کے ذریعے ہوتا ہے اور پھر ماں باپ کے ساتھ آپ کا وجود بنتا ہے۔ اگر ایک تخلیق کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ احسان کا سلوک کریں گے تو جو عظیم خالق ہے لازماً اس کے لئے بھی دل میں امتنان اور احسان کے جذبات زیادہ زور کے ساتھ پیدا ہونگے اور پرورش پائیں گے۔ پس یہ دو مضمون جڑے ہوئے ہیں۔

جو ماں باپ کے احسان کا خیال نہیں کرتا اور جو ابًا ان سے احسان کا سلوک نہیں کرتا اس سے یہ توقع کر لینا کہ وہ اللہ کے احسان کا خیال کرے گا یہ بالکل دور کی کوڑی ہے۔

پس ماں باپ کا ایک تخلیقی تعلق ہے جسے اس مضمون میں ظاہر فرمایا گیا ہے اور رمضان مبارک میں اللہ تعالیٰ نے رمضان کا مقصد خدا تعالیٰ کو پانا قرار دیا ہے اور خدا تعالیٰ کو حاصل کرنا بنیادی مقصد بیان فرمایا ہے۔ پس اس تعلق سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جو سب سے زیادہ قرآن کا عرفان پلائے گئے آپؐ نے یہ مضمون ہمارے سامنے اکٹھا پیش کیا کہ رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھاتے وقت ہر قسم کے محسنوں کا احسان اتارنے کی کوشش کرو۔ ماں باپ کا احسان تو تم اتار سکتے ہو ان معنوں میں کہ تم مسلسل ان سے احسان کا سلوک کرتے رہو، عمر بھر کرتے رہو۔ اگر احسان نہ بھی اترے تو کم سے کم تم ظالم اور بے حیا نہیں کہلاؤ گے۔ تمہارے اندر کچھ نہ کچھ یہ طمانیت پیدا ہوگی کہ ہم نے اتنے بڑے محسن اور محسنہ کی کچھ خدمت کر کے تو اپنی طرف سے کوشش کرلی ہے کہ جس حد تک ممکن تھا ہم احسان کا بدلہ اتاریں۔ اللہ تعالیٰ کے احسان کا بدلہ نہیں اتارا جا سکتا اور ایک ہی طریق ہے کہ ہر چیز میں اپنی عبادت کو اسی کے لئے خالص کرلو، اس کا کوئی شریک نہ ٹھہراؤ"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷/جنوری ۱۹۹۷ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۷/مارچ ۱۹۹۷ء)

اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

"ماں باپ کے احسان کا بدلہ احسان سے دینا یہ مضمون تو کسی حد تک سمجھ میں آجاتا ہے مگر اللہ کا بدلہ احسان سے کیسے دو۔ یہ مضمون حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمیں سمجھا دیا اور یوں سمجھایا کہ نماز میں اس طرح نمازیں ادا کرو، اس طرح حضور اختیار کرو خدا کے سامنے کہ گویا وہ تمہیں سامنے کھڑا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ اور اگر یہ نہیں کر سکتے تو اتنا ہی خیال رکھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ یہ جو احسان ہے یہ کامل توحید کا مظہر ہے۔ جب دوسرے سب خدا مٹ جاتے ہیں، جب تمام تر توجہ خدا کی طرف ہو جاتی ہے اس وقت یہ احسان ہوتا ہے، اس کے بغیر ہو نہیں سکتا"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴/جنوری ۱۹۹۷ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۴/مارچ ۱۹۹۷ء)

رمضان۔ سارے گناہوں کی بخشش کا باعث

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ارشاد نبوی کی تفسیر و توضیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان کے تقاضے اور احتساب کے ساتھ رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے سارے گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔ اب یہاں لفظ احتساب استعمال ہوا ہے۔ اصل الفاظ یہ ہیں: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ لفظ احتساب کا ترجمہ جہاں جہاں بھی میں نے دیکھا ہے ہر جگہ "ثواب کی نیت سے" کردیا گیا ہے جو اس موقع پر بالکل بے تعلق ترجمہ ہے۔

اجر کی نیت سے تو آدمی ہر چیز کرتا ہی ہے اس میں کیا خلوص پایا جاتا ہے۔ آپ تو جہاں تک ممکن ہو انگلی بھی نہ ہلائیں اگر اجر کا مقصد نہ ہو۔ اب جب کان پر خارش کرنے کے لئے بھی انگلی ہلاتے ہیں تو اجر ہوتا ہے جس کے پیش نظر آپ یہ کام کرتے ہیں ورنہ بیٹھے بیٹھے کیا ضرورت ہے حرکت کرنے کی۔ تو اجر تو ایک عام چیز ہے۔ اجر کی خاطر اگر ایسا کرو گے تو پھر تمہیں بخشا جائے گا بالکل بے تعلق مضمون ہے۔ پس میں نے ڈکشنری کو غور سے دیکھا، مطالعہ کیا تو پتہ چلا کہ دھوکہ اس لئے لگا ہے کہ احتساب کے ساتھ اگر اجر کا لفظ آئے تو پھر ثواب کی خاطر مراد ہوتی ہے اور اگر بغیر کسی لفظ کے احتساب آئے تو وہاں حساب کرنا Accounting اور شمار کرنا اپنا ایک ایک چیز کا جائزہ لینا یہ مراد ہوتی ہے۔

چنانچہ محتسب، شہر کے محتسب کا نام آپ نے سنا ہوا ہے شعروں میں بہت ذکر آتا ہے۔ جو شخص لوگوں کا حساب کرتا پھرے کہ کوئی کیا کر رہا ہے۔ ایک انسان جو روزانہ اپنے کھاتے لے کر بیٹھتا ہے، حساب کرتا ہے، یہ کہ کیا پایا کیا کھویا یہ سب لفظ احتساب کے تابع آتا ہے۔ پس جو چوٹی کی لغات ہیں وہ اس فرق کو نمایاں کرتی ہیں۔ کہتی ہیں "احتسابًا" خالی جب اکیلا آئے تو اس سے مراد اول طور پر حساب کرنا ہے۔ کیونکہ لفظ احتساب حساب ہی سے نکلا ہوا ہے۔ پس احتساب کا مطلب ہے اپنے اوپر حساب کو چسپاں کر کے خود اپنا تنقیدی جائزہ لو۔ اب اتنا عظیم الشان مضمون ترجمہ کرنے والوں نے کس طرح نظر سے اوجھل کردیا ہے۔ جب بار بار یہ کہا گیا کہ "ثواب کی خاطر" تو ثواب کی خاطر ہر چیز کرتے ہیں تو کونسی چیز ہے جو ثواب کے بغیر کرتے ہوں۔

تو مراد ہے احتساب کی خاطر، جب اپنے نفس کا احتساب کرو گے کہ تم کس حالت میں ہو، روزانہ کیا تمہارا مشغلہ ہے، کیا کیا کام جو برے کام تھے تم نے اب رمضان میں چھوڑنے شروع کر دئے ہیں۔ کیا کیا کام جو اچھے تھے ان کو پہلے سے زیادہ حسین کر کے تم نے ان پر عمل شروع کیا ہے۔ اس کو احتساب کہتے ہیں۔ تو یہ مضمون بڑی خوبصورتی کے ساتھ بلکہ ایک نئی شان کے ساتھ آنکھوں کے سامنے ابھرتا ہے۔ جب ہم احتساب کا صحیح ترجمہ کریں۔ تو مراد یہ ہے کہ جو شخص "ایمان کے تقاضے پورا کرتا ہو" لفظ بھی بات مبہم کرنے والا ہے جو اللہ پر ایمان کی خاطر ایسا کرتا ہے۔ اب یہ جو پہلا لفظ ہے یہی آنکھیں کھولنے کے لئے بہت کافی ہے۔

بہت سے لوگ روزے رکھتے ہیں تو رسما روزے رکھتے ہیں۔ بہت سے لوگ روزے رکھتے ہیں لیکن خدا پر پورا ایمان نہیں ہوتا۔ جب بھی رمضان ختم ہو تو وہ واپس انہی پہلی منفی حالتوں کی طرف لوٹ جاتے ہیں اور خدا کے بغیر جو ان کی زندگی ہے وہ از سر نو پھر شروع ہو جاتی ہے۔ ادھر رمضان ختم ہوا ادھر پرانی زندگی لوٹ آئی۔

جو یہ بات ہے بہت گہری بات ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے الفاظ کو کبھی بھی ہلکی نظر سے نہ دیکھیں۔ بہت گہرے مضامین لئے ہوئے ہوتے ہیں.........

"ایمانًا" یعنی اللہ پر ایمان ہے اس لئے روزے رکھ رہا ہوں۔ یہ ایک بہت ہی اہم مضمون ہے۔ سب سے پہلے اپنی نیتوں کو پرکھ کر دیکھیں اور غور کریں کہ واقعۃً اللہ پر ایمان کے نتیجے میں روزہ ہے تو ایمان کے تقاضے بھی پورے کرتے ہیں کہ نہیں۔ وہ ایمان جو فرضی ہو جس کے تقاضے پورے نہ کئے جائیں اس ایمان کا فائدہ کیا۔ اور ایمان کے تقاضے پورے کرنے کے لئے احتساب ضروری ہے۔ اس لئے " ایمانًا و احتسابًا" کے دو لفظوں کو اکٹھا جوڑ دیا گیا ہے اور مضمون کو مکمل کیا گیا ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴/جنوری ۱۹۹۷ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۴/مارچ ۱۹۹۷ء)

پھر فرمایا:

"آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں روزہ گناہوں کو یکسر مٹا دیتا ہے۔ نذر بن شیبانؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے کہا آپ مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جو آپ نے اپنے والد سے سنی ہو اور انہوں نے ماہ رمضان کے بارے میں آنحضرت ﷺ سے براہ راست سنی ہو۔ نذر بن شیبانؓ کہتے ہیں میں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے کہا تھا۔ یہ کیا خیال آیا ان کو، معلوم ہوتا ہے کوئی یہ روایت عام ہوئی ہوگی اور اس کا چرچا انہوں نے سنا ہوگا اور وہ چاہتے ہونگے کہ میں ان کی زبان سے خود سن لوں۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا ہاں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے رمضان کے روزے رکھنے تم پر فرض کئے اور میں نے تمہارے لئے اس کا قیام جاری کر دیا پس جو کوئی ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے روزے رکھے وہ گناہوں سے ایسے نکل آتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہو"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶/جنوری ۱۹۹۸ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل جلد ۵ شمارہ ۱۰)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت بابو فقیر علی صاحبؓ

روزنامہ ”الفضل“ ربوہ ۳ر اپریل ۹۹ء میں حضرت بابو فقیر علی صاحبؓ کا ذکر خیر مکرمہ لبنیٰ اکرم چٹھہ صاحبہ کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حضرت بابو فقیر علی صاحبؓ ضلع گورداسپور کے باشندہ تھے اور سندھ میں ریلوے میں ملازم تھے۔ ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت اور زیارت کی سعادت حاصل کی۔ ۱۹۲۸ء میں جب قادیان تک ریل گاڑی جاری ہوئی تو آپؓ قادیان کے پہلے سٹیشن ماسٹر مقرر ہوئے۔ ۱۹۵۹ء میں قریباً اسّی سال کی عمر میں وفات پائی۔

آپؓ ابھی بچے ہی تھے جب آپ کے والد حضرت مسیح موعودؑ کے عم زاد مرزا کمال الدین کے مرید تھے۔ ایک روز وہ اپنی اہلیہ سے کہنے لگے کہ لوگ قادیان والے مرزا صاحب (یعنی حضرت مسیح موعودؑ) کو برا کہتے ہیں لیکن مَیں تو دیکھ کر آیا ہوں، بڑا نورانی چہرہ ہے۔ ایک روپیہ ہاتھ پر رکھ کر مَیں تو اُن کی اقتداء میں نماز جمعہ پڑھ آیا ہوں۔

بچپن میں ہی حضرت بابو صاحبؓ نے احمدی علماء کا چرچا سنا تھا۔ پھر گورداسپور شہر میں جب آپؓ زیر تعلیم تھے تو ایک قریبی گاؤں اوجلہ میں دو احمدی بزرگ رہتے تھے جن کے پاس دیگر احمدی احباب بھی آیا کرتے تھے۔ چونکہ بابو صاحبؓ وہاں مسجد میں مغرب و عشاء کے وقت درود و اذکار میں مصروف رہتے تھے اس لئے آپؓ کو دیندار دیکھ کر کسی صحابیؓ نے آپؓ کو مخاطب کر کے کہا یہ لڑکا بہت نیک اور سعید ہے یہ ضرور احمدی ہو جائے گا۔ آپ نے عدم معرفت کی وجہ سے جواب دیا کہ مَیں آپ کے جھانسے میں نہیں آؤں گا۔ لیکن ایک مومن نے خداداد فراست سے جو بات ۱۸۹۷ء کے لگ بھگ کہی تھی وہ ۱۹۰۵ء میں یوں پوری ہوئی کہ آپ بلوچستان کے پہلے سٹیشن جھٹ پٹ پر اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر متعین تھے کہ حضرت منشی عبدالغنی صاحب اوجلویؓ نے آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اشتہار بھجوایا۔ پھر کوئی کتاب بھی زیر مطالعہ رہی لیکن مخالفین کے اعتراضات کے مطالعہ سے آپ شش و پنج کا شکار رہے اور دعاؤں میں مشغول ہوگئے۔ لیکن آپ کا دل حضور علیہ السلام کی صداقت پر گواہ تھا چنانچہ آپ نے اپنی بیوی کو کہہ رکھا تھا کہ اگر میری موت کا وقت آئے تو میرے سامنے حضرت مرزا صاحب کی فلاں تحریر کر دینا۔ پھر ایک روز آپ نے نماز فجر ادا کرنے کے بعد اپنے کچھ رشتہ داروں کی موجودگی میں کہا کہ آپ سب گواہ رہیں کہ آج مَیں حضرت مرزا صاحب کے متعلق فیصلہ کے لئے قرآن مجید کھولتا ہوں۔ جو حضور اور مخالفین دونوں کا مشترک و مسلّم کلام ہے، دائیں صفحہ کی تیسری سطر فیصلہ کن ہوگی۔ چنانچہ سورۃ یوسف کا یہ حصہ نکلا جس کا ترجمہ ہے کہ یہ بشر نہیں یہ تو معزز فرشتہ ہے۔ چنانچہ آپ نے برملا کہہ دیا کہ حضرت مرزا صاحبؑ صادق من اللہ ہیں اور پھر اپنی اور اپنی بیوی کی بیعت کا لکھ دیا جس کی کچھ دن میں منظوری آگئی۔ پھر آپؓ چند دن کی رخصت پر قادیان گئے۔ حضورؑ نے آپؓ سے بیعت کی تفصیل دریافت کی اور مسکرا کر فرمایا ”آپ نے خوب کیا، اللہ تعالیٰ سے دعاؤں کے بعد قرآن کریم سے راہنمائی حاصل کی، اگر وہاں شیطان کا لفظ نکل آتا تو آپ شاید ساری عمر میری شکل بھی نہ دیکھتے“۔

حضرت بابو صاحبؓ بہت پُرجوش داعی الی اللہ تھے۔ بہت سے لوگوں نے آپؓ کے ذریعہ بیعت کی سعادت حاصل کی اور علی برادران، گاندھی جی، پنڈت نہرو سمیت بہت سے معززین سے آپؓ نے بالمشافہ مذہبی گفتگو کی۔ ثناء اللہ امرتسری سے کئی بار مقابلہ کیا۔ تحریک شدھی کے موقع پر بھی آپؓ نے خدمت کی توفیق پائی۔ آپؓ بہت بااصول اور جرأت مند تھے۔ فرائض منصبی پوری دیانتداری سے ادا کرتے اور کسی دھمکی کی پروا نہیں کرتے تھے۔

محترم میاں عبدالحمید صاحب

لجنہ کینیڈا کے سہ ماہی رسالہ ”النساء“ کے جلسہ سالانہ نمبر ۹۹ء میں مکرمہ طیبہ حبیب صاحبہ اپنے والد محترم میاں عبدالحمید صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ آپ ایک غیراز جماعت گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں ہی سایہ پدری سے محروم ہوگئے۔ ایمن آباد (ضلع گوجرانولہ) سے نویں تک تعلیم حاصل کی تو آپ کے ایک ماموں آپ کو اپنے ہمراہ کوئٹہ لے گئے۔ آپ کے کوئٹہ میں قیام کے دوران ۳۵ء کا وہ تاریخی زلزلہ آیا جس نے آپ کو احمدیت کی نعمت سے فیضیاب کردیا۔ اُس رات آپ صحن میں ایک دیوار کے ساتھ ہی چارپائی پر سو رہے تھے کہ اچانک کوئی سفید کپڑوں میں ملبوس شخص بڑا سا جھنڈا لے کر آپ کے سامنے آگیا۔ جھنڈے پر کسی نورانی شخصیت کی تصویر تھی جس کے نیچے درج تھا ”دنیا میں ایک نذیر آیا، پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کردے گا“۔ ابھی آپ حیرت سے یہ نظارہ دیکھ ہی رہے تھے کہ وہ شخص واپس مڑا۔ آپ بھی اُس کے پیچھے بھاگے تاکہ پوچھ سکیں کہ جھنڈے پر کس ہستی کی تصویر ہے اور اس عبارت کا کیا مطلب ہے۔ لیکن وہ شخص کہیں غائب ہو گیا اور اسی اثناء میں زلزلہ کے شدید جھٹکے سے دیوار اُس چارپائی پر آگری جس پر آپ کچھ دیر پہلے سو رہے تھے۔ چارپائی بالکل ٹوٹ گئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا۔ پھر آپ واپس ایمن آباد آگئے لیکن یہ تجسس بے چین کرتا رہا کہ وہ تصویر کس کی تھی۔

ایک سال کے بعد جب آپ نے میٹرک کا امتحان دیا تو آپ کی والدہ نے آپ کو جے پور بھجوادیا جہاں آپ کی ایک ہمشیرہ رہتی تھیں اور اُن کے شوہر ڈاکٹر قاضی لطیف احمد صاحب کا تعلق ایک احمدی گھرانے سے تھا۔ چنانچہ یہاں جب دیوار پر آویزاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر پر آپ کی نظر پڑی تو آپ حیران رہ گئے کہ یہ تو اُنہی بزرگ کی تصویر تھی جو آپ کے ذہن پر نقش ہو چکی تھی۔ چنانچہ آپ نے احمدیت کا لٹریچر لے کر پڑھا اور جلد ہی بیعت کی سعادت حاصل کرلی۔ جب آپ نے واپس آکر یہ خوشخبری اپنی والدہ کو سنائی تو وہ چراغ پا ہو گئیں اور پہلے تو آپ کی خوب پٹائی کی گئی اور پھر گھر چھوڑنے کا حکم ملا۔ آپ کے بھائی جو آپ سے بہت پیار کرتے تھے، اب آپ کو ٹھوکریں مارتے ہوئے گھر کے دروازے تک لائے اور ہمیشہ کے لئے لاتعلقی کا حکم دیدیا۔

گھر سے نکل کر آپ کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کریں۔ اگر شہر میں کوئی احمدی تھا بھی تو آپ کو اس کا علم نہیں تھا۔ چنانچہ آپ ریلوے سٹیشن پر چلے گئے اور مزدوری کر کے گزارہ کرنے لگے۔ رات کو وہیں بنچ پر سو رہتے۔ چند روز بعد آپ کو ریلوے میں گینگ مین کی ملازمت مل گئی اور رہائش کے لئے ایک مکان بھی مل گیا۔ اس طرح سردیوں میں اسٹیشن پر رات گزارنے کے تکلیف دہ خیال سے بھی نجات مل گئی۔ پھر آپ نے مزید ٹریننگ حاصل کی اور بہت جلد جلد ترقی کی۔ آپ کی ایمانداری کی وجہ سے آپ کا تبادلہ بھی بہت جلد مختلف جگہوں پر ہونے لگا۔ یہ بظاہر سزا آپ کے خاندان کیلئے یوں رحمت کا موجب بن گئی کہ آپ نے اپنی فیملی کو سکونت اور تعلیم کے لئے ربوہ بھجوادیا۔

پھر حالات نے اس طرح رُخ بدلا کہ جب آپ کے والد صاحب کی وفات ہوئی تو مالی تنگی کے وقت آپ کی والدہ کو آپ کی یاد آئی اور آپ کو ایمن آباد آنے کا پیغام ملا۔ آپ اُس وقت کوئٹہ میں ملازم تھے۔ جب آپ گھر پہنچے تو آپ کی والدہ نے آپ سے کہا کہ آپ اپنے بھائی کی تعلیم کے اخراجات برداشت کریں۔ آپ نے واپس کوئٹہ آکر اپنی والدہ کو لکھا کہ آپ صرف اس شرط پر یہ اخراجات ادا کریں گے اگر آپ کے بھائی قادیان جاکر تعلیم حاصل کریں۔ اس پر آپ کی والدہ راضی نہ ہوئیں لیکن آپ کے بھائی نے یہ کہہ کر آپ کی پیشکش قبول کرلی کہ ”اگر آپ کو یہ وہم ہے کہ میرا ایمان کمزور ہے تو آزما کر دیکھ لیں کیونکہ میں کسی بھی جگہ رہوں دین سے اور اپنے عقیدے سے دُور ہونے والا نہیں“۔ چنانچہ آپ کے بھائی قادیان جاکر تعلیم حاصل کرنے لگے اور چھ ماہ کے اندر ہی بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت پالی۔ کچھ سالوں بعد آپ کے دوسرے بھائی اور والدہ بھی احمدیت کی آغوش میں آگئے۔

محترم میاں صاحب ۷ر مئی ۱۹۸۷ء کو ربوہ میں فوت ہوئے۔

ربوہ میں پھولوں کی نمائش

گلشن احمد نرسری ربوہ میں ۱۸ر مارچ ۹۹ء سے موسم بہار کے پھولوں کی نمائش کا اہتمام کیا گیا جو نو (۹) دن جاری رہی اور جسے قریباً پچیس ہزار افراد نے دیکھا۔ نمائش کی تفصیلی رپورٹ روزنامہ ”الفضل“ ربوہ ۸ر اپریل ۹۹ء میں مکرم یوسف سہیل شوق صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

پچاس سال قبل دریائے چناب کے کنارے پر کھڑے ہو کر تاحد نظر کلر سے اٹا ہوا میدان دیکھ کر کوئی سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ کسی روز یہی زمین گل و گلزار ہو جائے گی اور یہاں اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے رنگارنگ پھولوں کی نمائشیں لگا کریں گی۔

اس نمائش میں پچیس ہزار سے زائد گملے رکھے گئے جو پھولوں اور پودوں کی چالیس بنیادی اقسام کی ۱۲۵ر ذیلی اقسام پر مشتمل تھے جنہیں مختلف تختوں میں نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اور تزئین کے لئے فوارہ اور مصنوعی آبشار بھی بنائی گئی تھی۔ نمائش میں جگہ جگہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مختلف اشعار آویزاں تھے:-

گلشن میں پھول باغوں میں پھل آپ کیلئے
جھیلوں پہ کھل رہے ہیں کنول آپ کیلئے
ان آنسوؤں کو چرنوں پہ گرنے کا اذن ہو
آنکھوں میں جو رہے ہیں مچل آپ کیلئے
دل آپ کا ہے آپ کی جاں آپ کا بدن
غم بھی لگا ہے جان گسل آپ کیلئے
میری بھی آرزو ہے اجازت ملے تو مَیں
اشکوں سے اِک پروؤں غزل آپ کیلئے
آجایئے کہ سکھیاں یہ مل مل کے گائیں گیت
موسم گئے ہیں کتنے بدل آپ کیلئے

نمائش کے منتظم اور گلشن احمد نرسری کے انچارج مکرم سید محمود احمد صاحب نے نمائش کی تیاری کے مراحل کے بارہ میں بتایا کہ نمائش کے لئے بیج جاپان، ہالینڈ اور انڈیا کے علاوہ کوئٹہ اور مری سے منگوائے گئے تھے اور ستمبر میں ساٹھ ستر ہزار گملوں میں پنیری لگائی گئی جن پر بعد میں مسلسل محنت کی جاتی رہی اور انہی میں سے پچیس ہزار منتخب گملے نمائش میں رکھے گئے ہیں۔ نرسری کا عملہ چھبیس مالیوں پر مشتمل ہے۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

17/12/99 - 23/12/99

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time.
For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Friday 17th December 1999
08Ramadhan 1420

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.40	Children's Corner: Workshop (R)
01.00	Darsul Quran (R)
02.15	Liqa Ma'al Arab, No. 407, (R)
03.15	Programme about Ramadhan (R)
03.30	Urdu Class: Lesson No.125 (R)
04.35	Muzakra (R)
04.55	Homeopathy Class, No. 85 (R)
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45	Children's Corner: Workshop (R)
07.05	Quiz: 'History Of Ahmadiyyat No.18 (R)
07.40	Siraiky Programme: Friday Sermon Rec: 16.10.98
08.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.407 (R)
09.45	Urdu Class: Lesson No. 125(R)
10.50	Indonesian Service: Tilawat, Malfoozat,.....
11.20	Bengali Service: Lecture Competition, Visit To Qadian.
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.55	Darood Shareef
13.00	Friday Sermon
14.00	Documentary: Industrial Exhibition
14.25	Mulaqat: With Huzoor and Young Lajna Rec: 07.11.99
15.25	Friday Sermon: With Hazoor (R)
16.25	Children's Corner: Class No. 10, Part 1 Presentation of MTA Canada
17.00	German Service:
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.30	Urdu Class: Lesson No.126 Rec: 10.12.95
19.35	Liqa Ma'al Arab: No. 408, Rec: 28.05.98
20.35	Belgian Programme:Children's Class No.12
21.10	Medical Matters: "Health and Roza" Host: Dr Mujeeb ul Haq Khan Sahib
21.45	Friday Sermon: (R)
22.55	Mulaqat with Huzoor with young lajna (R) Rec: 07.11.99

Saturday 18th December 1999
09 Ramadhan 1420

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.40	Children's Corner: Class No. 10, Part 1 (R) Presentation of MTA Canada
01.15	Liqa Ma'al Arab: No. 408, Rec:28.05.98 (R)
02.15	Weekly Preview
02.25	Friday Sermon: (R)
03.25	Urdu Class: Session No. 126 (R)
04.30	Computer For Everyone: Part No.28
05.00	Mulaqat: Huzoor and Young Lajna (R)
06.05	Tilawat, Darsul Hadith, Preview, News
07.05	Children's Corner: No. 10, Part 1(R) Presentation of MTA Canada
07.40	Mauritian Programme
08.10	Liqa ma'al Arab No.408 Rec: 28.05.98 (R)
09.10	Urdu Class: Session No.126 (R) Rec: 10.12.95
10.10	Indonesian Service: Tilawat, Children's....
11.15	Dars-ul Quran LIVE
13.05	Tilawat, News, Preview
13.50	Bengali Service: Various Items
15.05	Mulaqat: Huzoor and Atfal Rec: 10.11.99
16.00	Tilawat, Dars ul Hadith
16.25	Children's corner
16.55	German Service
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith, Preview
18.30	Urdu Class: Lesson No: 127 Rec: 16.12.95
19.30	Weekly Preview
19.40	Liqa Ma'al Arab: Session No. 409 Rec: 2.06.98
20.40	Philosophy of the Teachings of Islam Presented by Munir Adilbi Sahib
21.15	Dars ul Quran (1999): (R) Rec: 18.12.99 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.30	Ramadhan Programme
23.05	Mulaqat: With Huzoor and Atfal (R)

Sunday 19th December 1999
10 Ramadhan 1420

00.05	Tilawat, News,
00.40	Quiz: Khutbat e Imam (R)
01.05	Dars ul Quran (1999): (R) Rec: 18.12.99
02.35	Canadian Horizons: Children's Class No.27
03.20	Ramadhan Programme
03.45	Urdu Class: Lesson No.127 (R) Rec:15.12.95
04.55	Mulaqat: Huzoor and Atfal (R) Rec: 10.11.99
06.05	Tilawat, News
06.50	Quiz: Khutbat-e-Imam (R)
07.10	Q/A Session:
07.45	Weekly Preview
08.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.409 (R) Rec: 02.06.98
09.05	Urdu Class: Lesson No.127 (R)
10.35	Indonesian Service: Tilawat,...
11.15	Dars ul Quran LIVE
12.30	Dars ul Hadith: The importance of Islam
13.05	Tilawat, News
13.40	Friday Sermon (R)
14.40	Bengali Service: Various Programmes
15.05	Rencontre Avec Les Francophones: Rec: 25.11.99
16.20	Dars ul Hadith
16.35	Children's Class: with Huzoor
17.05	German Service
18.05	Tilawat, Weekly Preview
18.25	Urdu Class: Session No.128 Rec: 16.12.95
19.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.410 Rec: 03.06.98
20.30	Moshaira: Part 3
21.15	Dars ul Qur'an (1999) : (R) Rec: 18.12.99
22.25	Ramadhan Programme
23.00	Rencontre Avec Les Francophones (R)

Monday 20th December 1999
11 Ramadhan 1420

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Class: with Huzoor (R)
01.05	Dars ul Quran (1999) : (R)
02.05	Dars Malfoozat
02.20	Liqa Ma'al Arab: Session No.410
03.15	Ramadhan Programme
03.35	Urdu Class: Session No.128 (R)
04.55	Rencontre Avec Les Francophones (R)
06.05	Tilawat, News
06.35	Children's Class: With Huzoor (R)
07.10	Q/A Session: With Huzoor Rec:28.11.98
08.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.410 (R)
09.40	Urdu Class: Lesson No.128 (R)
10.35	Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
11.15	Dars ul Quran LIVE
12.30	Dars Malfoozat
13.05	Tilawat, News
13.55	Bengali Service: Various Items
15.00	Mulaqat: Huzoor and German Speakers Rec: 13.11.99
16.20	Children's Class: With Huzoor
16.55	German Service:
18.05	Tilawat, Dars Malfoozat
18.30	Urdu Class: Lesson No.129 Rec: 17.12.95
19.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.411 Rec: 04.06.98
20.40	Turkish Item: with Dr M.J. Shams A discussion about fasting
21.20	Dars ul Quran (1999): (R)
22.35	Ramadhan Programme
22.45	Mulaqat: Huzoor and German Speakers

Tuesday 21st December 1999
12 Ramadhan 1420

00.05	Tilawat, News
00.30	Children's Class: with Huzoor (R)
01.00	Dars ul Quran (1999): (R) Rec: 20.12.99
02.00	Dars ul Hadith
02.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.411 (R)
03.20	Ramadhan Programme
03.40	Urdu Class: Lesson No.129 (R)
04.55	Mulaqat: Huzoor and German Speakers Rec: 13.11.99
06.05	Tilawat, News
06.30	Children's Class: with Huzoor (R)
07.00	Pushto Programme: Friday Sermon Rec: 12.06.98
08.05	Liqa Ma'al Arab: Session No. 411 (R)
08.00	Dars ul Hadith
09.05	Urdu Class: Lesson No. 129 (R)
10.10	Indonesian Service: Various Items (R)
11.15	Dars ul Quran LIVE With Hadhrat Khalifatul Masih IV
12.30	Dars ul Hadith
13.05	Tilawat, News
13.55	Bengali Service: Various 'tems
15.00	Mulaqat: Huzoor and Bengali Speakers Rec: 09.11.99
16.05	Dars ul Hadith
16.25	Children's Corner: Workshop Produced by MTA Pakistan
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.30	Urdu Class: Lesson No.130 Rec: 22.12.95
19.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.412 Rec: 09.06.98
20.40	Norwegian Programme: Part 1 Discussion Programme
21.15	Dars ul Quran (1999) (R) Rec: 21.12.99
22.55	Mulaqat: Huzoor and Bengali Speakers

Wednesday 22nd December 1999
13 Ramadhan 1420

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: : Workshop (R)
01.05	Dars ul Quran (1999) (R)
02.20	Dars ul Malfoozat
02.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.412 (R)
03.25	Ramadhan Programme
03.45	Urdu Class: Lesson No.130 (R)
04.55	Mulaqat: Huzoor and Bengali Speakers Rec: 09.11.99
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Workshop (R)
07.10	Swahili Programme: Muzakra Host: Maulana Abdul Basit Shahid Sahib
08.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.412 (R)
09.05	Urdu Class: Lesson No.130 (R)
10.10	Indonesian Service: Tilawat,....
11.15	Dars ul Quran LIVE With Hadhrat Khalifatul Masih IV
12.30	Dars Malfoozat
13.05	Tilawat, News
13.50	Bengali Service: Various Items
14.55	Majlis e Irfan: With Huzoor Rec: 05.11.99
16.10	Children's Corner: Guldasta Production of MTA Pakistan
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.25	Urdu Class: Lesson No.131 Rec: 23.12.95
19.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.413 Rec:10.06.98
20.35	MTA France: Aurore
21.15	Dars ul Quran (1999): (R) Rec: 22.12.99
22.35	Ramadhan Programme
22.55	Majlis e Irfan: (R)

Thursday 23rd December 1999
14 Ramadhan 1420

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: Guldasta (R)
01.10	Dars ul Quran (1999): (R)
02.25	Dars ul Hadith
02.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.413 (R)
03.45	Ramadhan Programme
03.55	Urdu Class: Lesson No.131 (R)
05.05	Majlis e Irfan (R)
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Guldasta (R)
07.10	Sindhi Programme: Friday Sermon Rec: 12.02.99
08.15	Liqa Ma'al Arab: Session No. 413 (R)
09.15	Urdu Class: Lesson No.131 (R)
10.15	Indonesian Service: Various Items
11.45	Dars ul Quran LIVE With Hadhrat Khalifatul Masih IV
12.30	Dars ul Hadith
13.05	Tilawat, News
13.40	Muzakhara:
14.00	Bengali Service: Friday Sermon by Huzoor

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 6 — Friday, December 17, 1999 — Issue No. 51

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

حضرت امام اعظم اور ایک بچہ

ایک مرتبہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کسی گلی سے گزر رہے تھے کہ دیکھا ایک چھوٹا بچہ کیچڑ سے کھیل رہا ہے۔ آپ نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا اور فرمایا پھسل جاؤ گے ہڈی پسلی ٹوٹ جائے گی۔ یہ سن کر اس بچہ نے جواب دیا کہ مجھے تو اپنے سے زیادہ آپ کے پھسلنے کا اندیشہ ہے۔ میرے گرنے سے تو صرف ایک کا نقصان ہوگا مگر آپ کے پھسلنے سے ایک جہان پھسل جائے گا۔ "فَاِنَّ فِی سُقُوطِ العَالِمِ سُقُوطُ العَالَمِ"۔ ایک عالم کے گرنے سے پوری دنیا گر جاتی ہے۔

(درمختار جلد ۱ صفحہ ۵ بحوالہ "امام اعظم ابوحنیفہؒ کے حیرت انگیز واقعات" صفحہ ۷۸، ۷۹۔ از عبدالقیوم حقانی ناشر مؤتمر المصنفین اکوڑہ خٹک پشاور، طبع سوم ۱۹۹۰ء)

☆......☆......☆

مولانا محمد علی جوہر کا عطاء اللہ شاہ بخاری کو قبل از وقت انتباہ

نومبر ۱۹۲۶ء میں مولانا محمد علی جوہر کی صدارت میں عطاء اللہ شاہ بخاری کی لاہور کے جلسہ عام میں تقریر ہوئی جس کے بعد مولانا صاحب نے اُن کو انتباہ کیا کہ:

"تم نے سامعین کو بالکل مسحور کر دیا تھا اور اگر اس کے بعد تم ان سے کوئی غلط کام بھی کرانا چاہتے تو وہ تمہاری تقریر کے کیف سے اس قدر بیخود تھے کہ فوراً کر بیٹھتے۔ جو قدرت تم کو اپنی زبان پر ہے وہ خداداد ہے اور خدا کی ایک بڑی نعمت ہے مگر ایک بڑی خطرناک نعمت ہے.......... **اگر کبھی یہ باطل کی راہ میں استعمال کی گئی تو ہزاروں بندگان خدا کو بھی گمراہ کرنے کے لئے کافی ہوگی**"۔

("سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری" صفحہ ۲۰، ۲۱۔ از خان کابلی پبلشر ہندوستانی کتب خانہ ۲۳ ریلوے روڈ لاہور۔ طبع اول جون ۱۹۴۰ء)

مولانا جوہر کی یہ سیاسی فراست تحریک پاکستان اور "تحریک ختم پاکستان" (۱۹۵۳ء) دونوں میں حرف بحرف درست ثابت ہوئی۔ "شاہ جی" کی "ساحرانہ خطابت" اگر کانگرس کی پشت پناہ نہ ہوتی تو پاکستان کی سرحد واہگہ نہیں سرہند ہوتی۔ امیر شریعت احرار نے یہ پراپیگنڈہ کر کے مسلمانوں کے مفادات کو ضرب کاری لگائی کہ ہم "نام نہاد اکثریت کی تابعداری نہیں کریں گے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اکثریت باطل ہے"۔ (سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۱۱۶)۔

ایک بار وہ بیرون دہلی دروازہ تقریر کر رہے تھے کہ کسی نے کہا کہ آپ مسلم اکثریت کے ساتھ کیوں نہیں جاتے اور تحریک مطالبہ پاکستان کی کیوں تائید نہیں کرتے؟ انہوں نے کمال ڈھٹائی سے جواب دیا کہ "**اگر اکثریت کا لحاظ ہے تو حضرت حسینؓ پر درود کیوں بھیجتے ہو یزید پر درود پڑھو**"۔

("فرمودات امیر شریعت" صفحہ ۲۵۔ ترتیب حکیم مختار احمد الحسینی۔ ناشر مکتبہ تعمیر حیات چوک رنگ محل لاہور)

جہاں تک ۱۹۵۳ء میں ان کی پاکستان کے خلاف ایجی ٹیشن اور بغاوت کا تعلق ہے انہیں لائلپور کے جلسہ عام جون ۱۹۵۵ء میں کھلے بندوں اعتراف کرنا پڑا کہ وہ ہزاروں مسلمانوں کے قاتل ہیں۔ چنانچہ انہوں نے پوری بے حجابی سے کہا:

"اس تحریک میں جو کچھ ہوا میں ذمہ دار ہوں...... میں ذمہ دار ہوں...... ہزاروں شہید ہوئے، سوؤں کے سہاگ لٹے، کئی یتیم ہوئے، کئی اجڑ گئے، اللہ میں ذمہ دار ہوں اور آج بھی ذمہ دار۔ یہ سب تیرے نبی کی خاطر کیا تھا۔ **ہزاروں کو مروا کر کہوں میں شامل نہیں تھا؟**"۔

("خطبات امیر شریعت" صفحہ ۱۲۸، ۱۲۹۔ مرتبہ جانباز مرزا۔ مکتبہ تبصرہ بیرون دہلی گیٹ لاہور)۔

اللہ کے گھر کو کوئی ڈھادے تو یہ خوش ہیں
مسجد کا نشاں کوئی مٹادے تو یہ خوش ہیں
مسلم کا کوئی خون بہادے تو یہ خوش ہیں
لاہور میں آثار قیامت ہیں نمودار
پنجاب کے احرار اسلام کے غدار

(ظفر علی خان)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

جماعت احمدیہ تنزانیہ میں

نومبایعین کی تعلیم وتربیت کے پروگرام

اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے ساری دنیا میں جماعت احمدیہ مسلمہ بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے اور ہر طرف سے اللہ کے بندے وقت کے امام کو پہچان کر اس جماعت میں شمولیت کو اپنی سعادت جان رہے ہیں۔ ان نئے آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہنا، انہیں حقیقی اسلامی تعلیمات سے واقفیت بہم پہنچانا اور انہیں جماعت کا فعال جزو بنانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے جماعت احمدیہ تنزانیہ میں ذیل کے پروگرام جاری ہیں:۔

۱۔ملکی تربیتی کلاس: تنزانیہ کے جماعتی مرکز دارالسلام میں ۲۷ر ستمبر تا ۵ر اکتوبر ۱۹۹۹ء نومبایعین کی پہلی تربیتی کلاس لگائی گئی جس میں ملک بھر سے ۴۸ جماعتوں کے ۶۲ منتخب افراد کو شمولیت کا موقع ملا جس میں انہیں نظام جماعت کے تعارف کے ساتھ ساتھ اہم مسائل سے واقفیت کروائی گئی۔ اس طرح کی سال میں دو کلاسیں ہونگی۔ ساتھ ہی ملک بھر کے معلمین کا ریفریشر کورس تھا تاکہ وہ دیگر امور کے علاوہ مرکزی طریق پر اپنے اپنے حلقہ جات میں تربیتی کلاسز کا انعقاد کر سکیں۔

۲۔تربیتی سیمینار: ۲۵ر ستمبر ۱۹۹۹ء کو دارالسلام میں نیشنل تربیتی سیمینار منعقد کیا گیا جس میں ۹۱۷ احباب و خواتین نے شرکت کی اور ۱۳ نمائندگان نے مختلف تربیتی طریقوں پر روشنی ڈالی جس کے مطابق تمام جماعتوں کے لئے پورے سال کا لائحہ عمل تیار کیا گیا۔

۳۔صوبائی تربیتی کلاسز: تمام مبلغین کے سنٹرز میں بھی ہفتہ عشرہ کی صوبائی کلاسز منعقد ہو رہی ہیں جس میں متعلقہ حلقہ کے نو احمدی دوست شامل ہوتے ہیں۔ ایسی کلاسز ہر سہ ماہی میں، ہر حلقہ میں ایک بار لگائی جاتی ہیں۔ سنٹرز نزدیک ہونے کے باعث نواحمدیوں کی شرکت آسان ہوتی ہے۔

۴۔تربیتی سنٹرز: ملک کا ہر مبلغ و معلم سنٹر اب تربیتی سنٹر بن چکا ہے۔ تمام مبلغین و معلمین نواحمدیوں میں سے ایک دو منتخب افراد کو اپنے پاس زیر تربیت رکھ کر تیار کرتے ہیں تاکہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں واپس جا کر تعلیم و تربیت کا انتظام کرنے والے ہوں۔ ان سنٹرز میں درس قرآن و حدیث اور تدریس کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا بھی بھرپور انتظام ہے۔

۵۔علاقائی جلسہ جات: تربیتی نقطہ نگاہ سے مختلف ریجنز میں علاقائی جلسہ جات منعقد کئے جارہے ہیں جس کے انتظامات نواحمدیوں کے سپرد کئے جاتے ہیں۔ اس طرح ذیل کے چھ صوبہ جات میں تربیتی جلسہ جات منعقد ہو چکے ہیں۔ جن میں مرکزی نمائندگان نے بھی شرکت کی۔

☆......صوبہ Iringa بمقام Malazi
☆......صوبہ Morogoro بمقام Arusha
☆......صوبہ Kilimanjaro بمقام Machame۔
☆......صوبہ Coast بمقام Kibiti
☆......صوبہ Coast بمقام Kibaha

۶۔طلبہ جامعہ احمدیہ موروگورو: مبلغین و معلمین کے باقاعدہ تربیتی دورہ جات کے علاوہ جامعہ احمدیہ موروگورو کے طلبہ سے بھی جماعتوں کے تربیتی دورہ جات کروائے جاتے ہیں۔ وہ نئی جماعتوں میں ایک ایک ہفتہ قیام کر کے تربیتی پروگرام کرتے ہیں اور نظام جماعت سے واقفیت بہم پہنچاتے ہیں۔

۷۔ایم۔ ٹی۔ اے سنٹرز: اب تنزانیہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے MTA کے اکیس سنٹرز ہیں جن میں مزید اضافہ کیا جارہا ہے۔ یہ سنٹرز بھی مستقل طور پر پرانے اور نئے احمدیوں کی تربیت گاہ ہیں۔

۸۔تربیتی کتب اور پمفلٹس: نواحمدیوں کی بڑھتی ہوئی تربیتی ضروریات کے پیش نظر بعض سواحیلی کتب کی دوبارہ اشاعت اور بعض نئی کتب اور پمفلٹس کی اشاعت جاری ہے تاکہ حسب حالات و ضرورت اچھی سے اچھی تربیت کے سامان ہو سکیں۔ اسی طرح مشرقی افریقہ کا سواحیلی زبان میں پہلا مذہبی اخبار "Mapenzi ya Mungu" (خدا کی محبت) جماعت کی طرف سے ۱۹۳۶ء میں شروع کیا گیا تھا جو خدا کے فضل سے آج بھی جماعت کی تبلیغی وتربیتی ضروریات پوری کر رہا ہے۔

آخر پر دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور ان نئے آنے والوں کے دل میں واقعی خدا کی محبت قائم ہو جائے۔ (مظفر احمد درانی۔ امیر و مشنری

اگر آپ کے زیر مطالعہ کوئی ایسی کتاب، رسالہ یا مضمون ہے جس کے متعلق آپ سمجھتے ہیں کہ اس کا تعارف قارئین الفضل کے لئے ازدیاد علم اور دلچسپی کا موجب ہوگا تو حسب حال اس کا خلاصہ یا اس کے اہم اقتباسات (مع مکمل حوالہ) یا اس پر تبصرہ لکھ کر ہمیں بھجوائیں۔ (ادارہ)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔